رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اُس مَہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہی اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الا

کلام مسیح موعود مطبوعہ ۱۹۰۱ء

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہوتا ہی

ایڈیٹر و پروپرائٹر
عاجز قاسم علی

فاروق

قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۲ | ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء مطابق ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ یوم پنجشنبہ از قادیان دارالامان | نمبر ۴

احمدیہ جماعت کے عقائد

۱ — اللہ تعالےٰ ایک ہی - کوئی شخص اسکی ذات یا اسکی صفات یا اسکی اسماء یا اسکی عبادت میں نہ اس کا شریک ہی نہ شریک ہو سکتا ہی - ۲ - ملائکہ کا وجود برحق ہے - ۳ - خدا تعالےٰ نے قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں - جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے اُنپر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں انپر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں - ۴ - ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں - ۵ - الہام کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہی اور ہمیشہ کھلا رہیگا - خدا تعالےٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی جیسا وہ پہلے بولتا تھا اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہی اور کرتا رہیگا - ۶ - ہمارا ایمان ہی کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہی اور یہ بھی کہ اللہ تعالےٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہی اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتی ہیں - ۷ - بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں اور ہمارا یقین ہی کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں - اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہونگے - ۸ - ہمارا یقین ہی کہ جس شخص کی آمد کی انبیائے سابقین نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی اور قرآن کریم نے سورۂ جمعہ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ الخ میں جسکی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہی اور جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہی وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں اور آپکے سوا کوئی اور شخص مسیح موعود نہیں - ۹ - ہمارا یقین ہی کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہی جسکے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے کمالات کی جامع ہیں - اور آپکے بعد کوئی شخص سوائے آپکی کامل اطاعت اور آپکی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرنے تو الگ رہی مومن بھی نہیں ہو سکتا - پس ہم اس بات کو ہرگز قائل نہیں کہ اِس امّت کی اصلاح کیلئے کوئی شخص پچھلے نبیوں میں سے دوبارہ اِس دنیا میں بھیجا جائیگا کیونکہ اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں کمزوری ماننی پڑتی ہی - کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں (نعوذ باللہ) اتنی طاقت نہیں کہ اپنی امت کی خود اصلاح کر سکیں اور دجالی فتنہ کو دور کر سکیں ؟ پس کیا ضرورت ہی جو دوسرے نبی کو مدد کے لئے بلایا جائے - لہذا ہمارا یہ یقین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی امت میں سے آپکے ہی فیض اور قوت قدسیہ کے اثر سے ایک شخص نبوت کا درجہ پا سکتا ہی اور آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو کوئی نئی کتاب لائے یا جس نے نبوت کا درجہ براہ راست بلا اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہو - نہ نیا نہ پرانا - کیونکہ اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تامہ کاملہ کی ہتک ہی - اور یہی ختم نبوت کے معنے ہیں اور یہی وجہ ہی کہ ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا اور دوسری طرف آنیوالے مسیح کو نَبِیُّ اللّٰہ کہکر یاد فرمایا ہے جسکے مطابق ہمارا ایمان ہی کہ امت محمدیہ میں سے ایک شخص (مسیح موعود) نے اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں درجۂ نبوت حاصل کیا ہی - ۱۰ - ہم معجزات انبیاء کے قائل ہیں جن کا اصل نام قرآن کریم کے محاورہ کے مطابق آیات اللہ ہی - اور ہمارا ایمان ہی کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ اپنی جلال کے اظہار اور اپنے مرسلوں کی صداقت کے اثبات کیلئے اپنے رسول کے ہاتھ پر ایسے نشان دکھاتا ہی جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں - ۱۱ - مسیح ناصری علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور وہ بے باپ پیدا ہوئے تھے - ۱۲ - مسیح موعود ہی مہدی معہود ہی - ۱۳ - مثیل موسیٰ یعنی رسول کریم موسیٰ سے افضل اور مثیل مسیح یعنے مسیح موعود مسیح سے افضل ہی - ۱۴ - مسیح موعود کے انکار کا وہی نتیجہ ہی جو دوسرے انبیاء کے انکار کا -

ہدایات

۱ - غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہی - ۲ - غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں - ۳ - غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہی - ۴ - خلیفۂ وقت کی بیعت ضروری ہی - ۵ - ضروریات سلسلہ کیلئے حسب حیثیت چندہ دینا واجب ہی - ۶ - سلسلہ کا مرکز مدینۃ المسیح قادیان ہے -

الفاظ بیعت حضرت خلیفۂ ثانی

میں آج محمود کی ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں اور اپنی تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا - شرک نہیں کرونگا - دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا - اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنیکی کوشش کرتا رہوں گا - قرآن کریم اور احادیث کی پڑھنے پڑھانے یا سننے میں کوشاں رہوں گا - تبلیغ اسلام کو اپنا اعلیٰ فرض خیال کرونگا - جو نیک کام تم مجھے بتاؤ گے انمیں ہر طرح تمہارا فرمانبردار رہوں گا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرونگا - اور حضرت مسیح موعود کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا - اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ - ۳ بار - رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ - ۳ بار - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - اٰمین -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تختگاہِ خلافت

ایوانِ خلافت

حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اس ہفتہ میں کچھ ناساز رہی۔ اب خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور ہر روز پانچوں نمازیں خدام کو مسجد مبارک میں پڑھاتے ہیں۔ یہ خدائی انعام ہے۔ کہ آپ ہی امام المتقین ہیں۔ گیارہ بجے سے قریب ظہر تک ڈاک کا ملاحظہ فرماتے۔ جواب خطوط بعض اپنے دست مبارک سے لکھتے۔ اور بعض پیر افتخار احمد صاحب سلمہ سے لکھواتے ہیں۔ اسی جلسہ میں احباب حضور کی پند و نصائح و کلمات اولوالعزمانہ سے مستفید ہوتے ہیں۔ کیونکہ بعد ظہر و عصر و مغرب حضور ترجمۃ القرآن کی نگرانی فرماتے ہیں۔ بعد نماز صبح جناب خان بہادر خان صاحب شیخ محمد حسین صاحب جج کو درس قرآن دیتے ہیں۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے بہت دعائیں کریں۔

خاندانِ رسالت

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور بعض دیگر ممبران خاندان بھی موسمی بخار میں مبتلا ہیں۔ خدا تعالیٰ صحت بخشے۔ احباب دعا کریں۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب بھی مع الخیر مالیر کوٹلہ سے تشریف لے آئے۔

خلافت اولیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے فرزند اکبر میاں عبدالحی صاحب پانچ چھ یوم سے بعارضہ بخار مبتلا ہیں۔ ۱۰۶ درجہ تک بخار آتا ہے۔ احباب اُن کی صحت کے واسطے دُعا کریں۔ باقی خاندان میں خیریت ہے۔

مائی سکول کے معائنہ کے واسطے انسپکٹر صاحب مدارس تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ۲۶۔ ۲۷۔ دو دن معائنہ فرما کر بہت خوش گئے۔ مفصل آئندہ۔

مہمانان۔ بابو روشن دین صاحب اسٹیشن ماسٹر ماڑی سے سید دلاور شاہ صاحب لاہور سے۔ چوہدری عبدالحی صاحب پوسٹماسٹر پھلور سے۔ چوہدری سونے خان صاحب کاٹھ گڈھ سے۔

سلسلہ کی خبریں

درخواست دُعا:۔ برادرم مکرم چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی ریڈر ڈسٹرکٹ کورٹ سیالکوٹ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ چار ماہ سے علت علیل ہیں۔ چوہدری صاحب تمام احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ دعائے صحت ہر روز یاد کر کے فرما دیں۔ اور خدا سے اجر پا دیں۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کی تشویش کو دور فرماوے۔ اور جلد صحت کامل عطا کرے۔ آمین۔

مکرم خانصاحب محمد ایوب خانصاحب رسالدار کیمل کو نمبر ۵۶ فیلڈ ہسپتال بن گئے ہیں۔ احباب صحت و سلامتی سے انکی واپسی کی دُعا کریں۔

دربارِ اولوالعزم

۸۔ اکتوبر بوقت ڈاک ایک سائل کے خط کے جواب میں حضور نے لکھوایا۔ کہ دعا کرنا کسی حالت میں منع نہیں۔

چوہدری ابوالہاشم صاحب ایم۔ اے نے تحفۃ الملوک کا ترجمہ انگریزی شروع کیا ہے۔ جسکا ایک حصہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی مطبوعہ ماہ اکتوبر میں چھپا ہے۔ اس ترجمہ کی نسبت حضور نے فرمایا۔ اگرچہ یہ کتاب میں نے خود لکھی ہے۔ لیکن میں نے اسے اب پڑھا۔ بہت ہی اچھا ترجمہ کیا ہے۔ بہت ہی لطیف کیا ہے۔ لفظ بہ لفظ ترجمہ کیا ہے۔ خدا تعالیٰ چوہدری صاحب کو اس سے زیادہ توفیق دے۔ اور اجر عظیم عطا فرماوے

ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ حضور اگر ایک دو ایم اے ہم سے جدا ہوئے تھے۔ تو کئی ایم اے انکی بجائے ایسے بڑے بڑے مخلص اور اظہار عقیدت رکھنے والے خدا تعالیٰ نے عطا فرما دیئے۔ اور اپنے پیارے مسیح موعود کے اول خلیفہ کے اس قول کو خلیفہ ثانی کے ہاتھ پر پورا کر کے دکھا دیا۔ کہ "میرے ساتھ میرے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ میں ایک کے بدلے میں ایک جماعت دوں گا"۔

ایک سوال پر فرمایا۔ کہ بچوں کو شوق کے لئے بھی میلہ دکھانا اچھا نہیں۔ میلے میں جو لوگ دکانیں لگاتے ہیں۔ اگر ان کی بکری نہ ہو۔ تو کبھی دکان نہ لگائیں۔ پس اس دکان سے خریدنا ایک قسم کی اُن کی مدد کرنا ہے۔ جو ٹھیک نہیں۔

حضور نے ایک ہندو کے خط کا جواب لکھایا۔ کہ خط پہنچا۔ دعا کرینگا قرآن کریم میں اسلام کے ماننے والے کا نام مسلم آیا ہے۔ پس مجھے تو کوئی ایسا طریق معلوم نہیں۔ کہ انسان حقیقت میں مسلمان بھی ہو جائے اور پھر اسکا نام ہندو ہی رہے۔ والدین کی محبت و اطاعت ایک قابل قدر چیز ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے انکی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے۔ مگر جہاں خدا اور والدین کا مقابلہ ہو جائے۔ وہاں خدا تعالیٰ کو مقدم کرنا چاہیئے والدین کے بھی بہت احسان ہوتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے اُن سے بڑھ کر احسان ہیں۔ آپ گھبراتے کیوں ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے۔ تو آپ کے والدین کو بھی ہدایت کر دے۔ جسطرح وہ آپکا دل پھیر سکتا ہے۔ اسی طرح آپ کے والدین کا بھی پھیر سکتا ہے۔ ہاں اگر دل میں خوف معلوم ہو۔ تو خدا تعالیٰ سے دُعا کرتے رہیں۔ میں بھی انشاء اللہ دعا کروں گا۔ آپ کبھی کبھی خط لکھتے رہیں اور ہمیشہ صداقت کی قدر کریں۔

ایک دوست کے جواب میں لکھوایا۔ کہ قادیان آنا بھی نہایت ضروری ہے۔ شاخ درخت سے الگ رہ کر کبھی سرسبز نہیں ہوتی۔ آپ کوشش کریں۔ کہ جماعت کو ایک ہی سلک میں پرویا جاوے۔

۲۰ اکتوبر نماز عید پڑھ کر واپس آتے ہوئے حضور نے اپنے اباء کی قبور پر دعا کی۔ دعا سے فارغ ہو کر چلے۔ تو حضور نے اخویم شیخ یعقوب علی صاحب تراب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ شیخ صاحب آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی والدہ کا ذکر سیرت مسیح میں نہیں کیا۔ شیخ صاحب نے عرض کیا۔ "حضرت میں ایک الگ باب میں مسیح موعود علیہ السلام کے ننہال کا ذکر کروں گا۔ فرمایا کہ مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی والدہ سے بہت محبت تھی۔ خاندان میں ایک انہی سے جوڑ تھا۔ شیخ صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور اُن کی دینداری۔ تقویٰ شعاری۔ سخاوت وغیرہ اوصاف زبان زد خاص و عام ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ جسوقت حضرت اقدس اپنی والدہ مکرمہ کا ذکر فرماتے تھے۔ آنکھوں میں آنسو بھر لاتے تھے۔ جسوقت حضرتؑ کی والدہ کا انتقال ہوا۔ تو حضرت ۴ سیالکوٹ میں تھے۔ آپکو بلانے کیلئے میراں بخش نائی کو بھیجا گیا۔ تو حضرت صاحب علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ میراں بخش نے مجھ کو یہ نہیں بتایا تھا۔ کہ والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ صرف علالت کا ذکر کیا۔ جب ٹبالہ میں اُترے۔ تو یکے والے کو کہنے لگا جلدی چل۔ میں نے پوچھا۔ کیا سبب ہے۔ کہ اسقدر جلدی چلنے کی تاکید کرتا ہے۔ میراں بخش نے کہا۔ کچھ نہیں یونہی تاکید کرتا ہوں۔ ایک دو میل چلے تھے۔ کہ پھر کہا۔ یکہ دوڑا۔ جلدی چل۔ میں نے پھر دریافت کیا تو اُس نے کہا۔ کہ بہت بیمار ہیں۔ آخر پھر بے اختیار یکہ والے کو کہا۔ کہ بہت جلدی چل دیر ہوتی جاتی ہے۔ میں نے پھر زور سے دریافت کیا تو اُس نے کہا۔ کہ والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۲۲۔ اکتوبر کو بعد نماز عصر غیر مبایعین کا ذکر آیا۔ تو حضور نے شیخ محمد حسین صاحب سب جج سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ انکی تحریریں پڑھ کر تعجب آتا ہے۔ کہ انکو کیا ہو گیا۔ بعض اوقات تو اس جوش سے لکھتے ہیں۔ کہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ نیک نیتی سے لکھ رہے ہیں۔ مگر غلط فہمی ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی پھر ایک صاف بات کو ایسے پیرایہ میں لکھتے ہیں کہ صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ شرارت کر رہے ہیں۔ ان کی مثال ابن صیاد کی سی ہے۔ اُس نے ایک صحابی کو کہا۔ دیکھو مسلمان مجھ کو دجال سمجھتے ہیں۔ حالانکہ میں ایسا ہوں ویسا ہوں۔ صحابیؓ کے دل میں اُس کے لئے ہمدردی پیدا ہوئی۔ کہ اتنے میں ابن صیاد ایسی باتیں کہنے لگا جس سے صحابی کے دل میں فوراً شک پیدا ہوا۔ کہ واقعی یہ دجال ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ دیکھو ہم البشریٰ ایک ایسی کھلی کھلی بات ہے کہ ایک معمولی طالب علم کے سامنے بھی پیش کی جائے۔ تو وہ سمجھ جائے۔ لیکن یہ ہیں کہ اپنی ہی کہے جاتے ہیں۔ صریح بات ہے کہ نبی مبشر (بفتح شین) بھی ہوتا ہے کہ اسکو وہ خبریں دیجاتی ہیں۔ جو اسکی ذات سے متعلق ہیں۔ اور (بکسر شین) بھی ہوتا ہے۔ کہ وہ خبریں بھی دیجاتی ہیں۔ جو اور لوگوں کیلئے ہوتی ہیں۔ لیکن مومن صرف مبشر (بفتح شین) ہوتا ہے۔ اسکو ایسی خبریں ملتی ہیں جن کے دوسروں تک پہنچانے کے لئے وہ مامور نہیں ہوتا۔ دیکھو ایسی صریح بات کو نہیں سمجھتے یا دانستہ سمجھنا نہیں چاہتے۔ مامور اپنی ہی کہے جاتے ہیں۔

۲۸۔ اکتوبر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبر پر دعا کی گئی۔ مفصل آئندہ۔

۱ بقیہ دیکھو صفحہ ۱۶ کالم اول

۲ بقیہ صفحہ ۱۵ کالم ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فاروق قادیان

قادیان دارالامان - ۲۸ - اکتوبر ۱۹۱۵ء

مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طالبعلم

ایک نہایت ضروری تحریک

مدرسہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار میں قایم کیا گیا ہے۔ اس مدرسہ کی ضرورت اور اہم ضرورت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ توجہ دلائی تھی۔ بلکہ ایک وقت مدرسہ تعلیم الاسلام کی جگہ بھی دینی مدرسہ قایم کرنے کی تجویز اصحاب حل وعقد نے کی تھی۔ جسطرح پر مدرسہ تعلیم الاسلام کو اسوقت صرف حضرت فضل عمر مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ نے بچایا تھا اسی طرح مدرسہ احمدیہ پر جب حضرت مسیح موعود کے مرفوع ہونے کے بعد غیر مبایعین کے لیڈروں نے ہاتھ صاف کرنا چاہا تو حضرت اولوالعزم نے جرأت کر کے اس مدرسہ کو زندہ اور قائم رکھنے کی کوشش کی تھی مدرسہ احمدیہ کے متعلق حضرت ممدوح کے ارادے بہت بڑے اور اسکی ترقی اور اصلاح کی زبردست سکیم آپکے سامنے رہی ہے لیکن جب سے خلافت کے امور مہمہ آپ کو سرانجام دینے پڑے ہیں۔ مدرسہ احمدیہ کی انتظامی کل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بی اے کے ہاتھ میں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ صاحبزادہ صاحب مدرسہ کی بھلائی اور ترقی کے لئے کوئی دقیقہ باقی نہیں رہنے دیتے اور وہ اپنی پوری توجہ اور عقد ہمت سے مدرسہ کو ایک شاندار اسلامی درسگاہ بنانے سے غافل نہیں۔ اسلئے میں ایک خاص امر کی طرف انکی توجہ مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں۔ اخبار کے کالموں میں اس بحث کو صرف اسلئے چھیڑتا ہوں کہ قوم کے لئے دلچسپی کا موجب ہو ؛

مدرسہ احمدیہ کا شاندار مستقبل ایک اسلامی علوم کی یونیورسٹی ہے۔ اور اسکی تکمیل کے لئے ہماری کوششیں اور متفقہ کوششیں ابھی ابتدائی منزل میں ہیں اسکے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ انشاء العزیز پھر بتائیں گے۔ سردست مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء کے متعلق مجھے کچھ کہنا ہے۔ دو سال سے مدرسہ سے فارغ التحصیل طالب علم نکل رہے ہیں پہلے سال دو طالب علم نکلے تھے۔ جو اسوقت مدرسہ احمدیہ اور مدرسہ تعلیم الاسلام میں بطور ایک معلم کے کام کر رہے ہیں پھر دو طالب علم نکلے۔ جنہیں سے ایک نہایت قابل نوجوان افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے بیمار ہے۔ اور دوسرا دفتر الفضل کے ایڈیٹوریل سٹاف میں کام کر رہا ہے ؛

باوجود اسکے کہ اب تیسرا سال کامیاب طلباء کے نکلنے کا آرہا ہے مگر ابھی تک اسکی طرف توجہ نہیں کیگئی کہ ان فارغ التحصیل طلباء کو باضابطہ کوئی سند یا دستار فضیلت عطا ہو۔ مدرسہ کیطرف سے ایسے کامیاب طلبا کو سندات کا دیا جانا نہ صرف اپنے فارغ التحصیل طلباء کی علمی قابلیت کو مستند بناتا ہے بلکہ اس سے مدرسہ کی حیثیت اور وقعت کو بھی بڑھاتا ہے۔ تمام نامی درسگاہیں علوم اسلامیہ کی اپنے طلباء کو سندات عطا کرتی ہیں۔ اور وہ سندات قطع نظر ان طلباء کی ذاتی قابلیت اور علمی واقفیت کے علمی معیار کے دوسروں کے لئے ان کی علمی قابلیت کے تسلیم کئے جانے کی اسی طرح گارنٹی ہیں۔ جسطرح پر یونیورسٹی کے سند یافتہ طلباء۔ لیکن مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل نہ تو یونیورسٹی کی کوئی سند اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں نہ مدرسہ کی طرف سے انہیں کوئی سند کامیابی دی جاتی ہے تو ایسی صورت میں ہر چند انکی علمی قابلیت کچھ بھی ہو وہ کسی شمار میں نہیں آسکتے۔ اسلئے اس سال کے سالانہ جلسہ پر ان کامیاب طلباء کو مدرسہ کی طرف سے سندات کے عطا کئے جانے کی عملی تجویز ہونی چاہیئے۔ اس سے قوم کے اندر جہاں یہ طلباء روشناس ہوں گے اور قوم کو معلوم ہو گا کہ اسکے ہزاروں روپیہ کے مصارف سے کیا نتیجہ پیدا ہوا ہے مدرسہ احمدیہ کی اہمیت اور دلچسپی ترقی کرے گی۔ اور ناظمان مدرسہ کیطرف سے یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ہمارے مدرسہ کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کا علمی پایہ یونیورسٹی کے گریجوایٹوں سے کم متصور نہ ہو جہاں بعض قومی معاملات پر گریجوایٹوں کے حقوق کو تسلیم کیا جائے۔ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم اس حد تک انکے حقوق کی پرواہ کی جائے۔ ہمنے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے۔ اس صورت میں اس طبقہ علماء کا اعزاز و احترام اور انکی فوقیت کو رواج دینے سے ہم علم دین کے شوق اور مذاق کو قوم میں پیدا کرنے والے ہوں گے یہ تحریک مدرسہ کے اساتذہ یا ناظم صاحب کیطرف سے بہت پہلے ہونی چاہیئے تھی مگر اب بھی اسے بے محل نہیں سمجھا جائے گا۔ مدرسہ احمدیہ کے طلباء قوم کے لئے آیندہ واعظین۔ معلمین۔ مبلغین اور مفتی پیدا کرنے کا ایک ذخیرہ ہے۔ اور اگر انکی تربیت اعلےٰ درجہ کی ہو۔ اور انکی حوصلہ افزائی سے دینی علوم کا اعلےٰ مقام ہم پیدا کر سکیں تو اس سے بڑھ کر علوم دینیہ عربیہ کے مذاق پیدا کرنے کی کیا تدبیر ہو سکتی ہے ؟

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے مدرسہ کے متعلق نہایت شاندار ارادے ہیں اور چونکہ آپکے زیر نظر بہت سے کام ہیں اسلئے آپ کے کاموں کی تکمیل کے لئے ہمیں عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔ میں اسکے ساتھ ہی یہ بھی عرض کرنی چاہتا ہوں کہ مدرسہ کے فارغ التحصیل طلباء کے لئے ایک درجہ تکمیل ضرور ہونا چاہیئے جہاں وہ ایک یا دو سال رہ کر کسی خاص علم و فن کی پوری تحقیقات و تکمیل کریں اور اس فن میں اپنی تصنیفات اور تقریروں کے ذریعہ خاص قابلیت کا علمی اظہار کریں۔ ابھی تک یہ بات ہمیں حاصل نہیں ہوئی ؛

میں آخر میں پھر اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس سال کے سالانہ جلسہ پر ان فارغ التحصیل طلباء کو باقاعدہ سندات دی جاویں ؛

قواعد و ضوابط اخبار

اخبار "فاروق" ہر جمعرات کو دارالامان سے نکلتا ہے۔ اس کا چندہ پیشگی لیا جاتا ہے۔ اسمیں مخالفین اسلام و سلسلہ احمدیہ کے اندرونی دشمنوں کے اعتراضات کے معقول دلائل لیکن دندان شکن جواب دئے جاتے ہیں گورنمنٹ کی وفاداری اور شکریہ احسانات برطانیہ کا اظہار اس کا فرض منصبی ہے۔ تختگاہ خلافت و سلسلہ کی خبریں اور حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی ڈائری بیرونجات کے احباب کو پہنچانے کا یہ ذمہ وار ہے۔ اس کا چندہ سالانہ نہایت قلیل ہے تاکہ ہر طبقہ کے احمدی احباب خرید سکیں۔ یعنی صرف تین روپے مع محصول ڈاک۔ ہندوستان سے باہر پانچ روپے جو خریدار حدود انڈیا کے اندر ایسے ہوں کہ وہ یکمشت تین روپے چندہ ادا نہ کر سکیں۔ انکی سہولت کے لئے یہ رعایت کر دی ہے کہ وہ چار چار ماہ کا چندہ ایک ایک روپیہ کر کے ادا کر دیا کریں اس طرح تین روپیہ سال بھر میں تین دفعہ باقساط وصول کر لئے جاوینگے۔ ایسے خریداروں کو دفتر فاروق میں اطلاعی کارڈ بھیجدینا چاہیئے تاکہ ان کو تمام سالم چندہ کا وی پی نہ کیا جاوے۔ بغیر اطلاع سالم چندہ یکمشت وصول ہو گا ؛

ابینہ حق نما

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے الہامات مرزا کا مسکت جواب۔ قیمت ۱۳ر

تذکرۃ المہدی :

جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیس سالہ حالات چشم دید بیان کئے گئے ہیں اور بعض ایسے واقعات درج ہیں جو آجتک کسی اخبار یا رسالہ یا اشتہار میں شائع نہیں ہوئے۔ صرف چند نسخے باقی ہیں ۳۷۰ صفحہ کی کتاب ہے قیمت مع محصول ڈاک عہ ہے۔ مینجر فاروق

صفحات گزشتہ نمبر ۳ فاروق کے پس جنکی کاپی پھر توڑ جانے سے دوبارہ لکھوا اور چھپوا کر اس پرچہ کے ساتھ ارسال ہے ناظرین فاروق سے التماس کہ اس کو نمبر ۳ کے ساتھ شامل کر لیں۔ ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر نوٹ

ایک غیر احمدی کا مطالبہ غیر مبایعین سے

انجمن تائید اسلام کا سکرٹری قمطراز ہے:۔ آجکل مرزا صاحب کی نبوت پر بحث ہو رہی ہے جماعت لاہوری یعنی مولوی محمد علی صاحب اور ان کے پیرو زبانی تو کہتے ہیں۔ کہ ہم مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور انکو مسیح موعود ضرور مانتے ہیں مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ مرزا صاحب کے جب دو دعوے ہیں۔ کہ میں مسیح موعود و نبی اللہ ہوں۔ یعنی بحیثیت مسیح موعود ہونے کے نبی اللہ بھی ہوں کیونکہ مسیح موعود کو حدیثوں میں نبی اللہ کہا گیا ہے اگر یہ غلط ہے کہ آنیوالے مسیح موعود کا نام نبی اللہ رکھا جائے گا۔ حدیثوں میں تو حضرت عیسیٰ ابن مریم نبی ناصری صاحب انجیل کی تشخیص بتائی گئی ہے۔ کہ وہی نبی اللہ آئیگا۔ جو پہلے نبی ہو چکا ہے۔ اور جس کے اور محمدؐ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ یہ کسی حدیث میں نہیں ہے۔ کہ امتی ہو کر بھی کوئی شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی اللہ کا لقب پا سکتا ہے کیونکہ یہ صریح نص قرآنی خاتم النبیین و صحیح حدیث نبوی لا نبی بعدی کے برخلاف ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ جب مرزا صاحب کا ایک دعویٰ مسیح موعود کا مانا جاتا ہے۔ تو پھر نبی اللہ کا کیوں نہیں مانا جاتا اور لاہوری جماعت "نبعض الکتاب و تکفرون ببعض" کے مصداق ہے یا نہیں؟

اس سے ثابت ہے کہ غیر احمدی اور احمدی اسبات پر متفق ہیں۔ کہ آنے والا عیسیٰ نبی اللہ ہوگا۔ اب یہ تیسرا فریق جو نکلا ہے کہ آنے والا عیسیٰ محض ایک مجدد ہے۔ یہ متبع غیر سبیل المؤمنین کا مصداق ہے یا نہیں؟

پوسٹ کارڈوں کے تختے

سپرنٹنڈنٹ محکمہ اسٹامپ بمبئی نے عوام کو ڈاک کے اکہرے اور جوابی پوسٹ کارڈوں کے کھلے تختے بہم پہنچانے کا انتظام کیا ہے۔ انھوں نے اپنے ایک گشتی مراسلے میں تحریر کیا ہے۔ کہ آجکل اکثر تجارتی کمپنیاں اور دوکاندار پوسٹ کارڈوں پر اپنے اشتہار شائع کرتے ہیں۔ اور انہیں چھپوا کر تقسیم کرنے پڑتے ہیں۔ اسی اعتبار سے اگر کارڈوں کے تختوں پر پہلے چھپائی ہو جایا کرے۔ اور بعد میں انہیں کاٹ کر کارڈ بنا لیا کریں۔ تو انہیں بہت سہولتیں اور آسانیاں ہو جائیں گی۔ یہ تجویز نہایت ہی مفید اور نافع الناس ہے اور ہم اسپرنٹنڈنٹ محکمہ پنجاب سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ یہ سسٹم پنجاب میں بھی جاری ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اخبارات اور تجار کو ایسے تختوں کی زیادہ ضرورت ہے۔

ملک معظم کا پیغام اپنی رعایا کے نام

میں اس نازک موقع پر جبکہ میری رعایا اور اعلیٰ درجہ کے منظم حریف کے مابین جو قوانین عالم کو توڑ چکا ہے اور جس نے اس ضابطہ کو تبدیل کر دیا ہے۔ جس کا مہذب یورپ پابند تھا۔ جنگ رونما ہے۔ آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ میں تمام قلمرو کی جد و جہد پر خوش ہوں۔ میرے لئے یہ امر باعث فخر ہے۔ کہ میری عالمگیر سلطنت کی رعایا نے بطیب خاطر امداد دی ہے۔ اس نے اپنے وطن اپنے مال و زر اور جانوں تک کو نثار کر دیا ہے۔ تاکہ غیر شخص اس سلطنت کا وارث نہو سکے جسے اسکے اور میرے بزرگوں نے بنایا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ ان قربانیوں کی تلافی کریں۔ انجام کار تا حال نظر نہیں آتا۔ فوجوں کو میدان جنگ میں رکھنے کے لئے مزید آدمیوں کی اور پھر ان کے توسل سے فتح اور دیرپا امن و امان حاصل کرنیکی ضرورت ہے۔ زمانہ قدیم میں نازک ترین وقت ہمارے قوم کے مردوں میں محکم ترین عزم پیدا کرنے کا باعث ہوا ہے میں تمام طبقات کے لوگوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ برضا و رغبت قدم ہمت آگے بڑھائیں اور جنگ میں اپنا اپنا حصہ سرانجام دیں میرے اپیل کا جواب دینے سے آپ گویا ہمارے بھائیوں کو امداد دیں گے۔ جو کئی ماہ کی طویل مدت سے برطانیہ کی قدیم روایات اور اسکی فتوحات کی شہرت کو عمدگی سے قائم و برقرار رکھتے آئے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ رعایا کے تمام طبقوں کی طرف اس اپیل کا گرم جوشی سے خیر مقدم کیا جائیگا۔

استجابت دعا

اللہ تعالیٰ کے مقبول اور اسکے منظور بندوں کا ایک یہ بھی نشان ہے کہ اُن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ حضرت فضل عمر کی استجابت دعا کے بیشمار ثبوت زندہ ثبوت موجود ہیں۔ جو ازانجملہ ایک برادر محمد عثمان صاحب لکھنوی کے خط سے ظاہر ہے۔ برادر موصوف نے اپنی ایک مشکل کے لئے حضور میں عریضہ لکھا جو وقت اسکی استجابت کے ہمارے بھائی کے خیال میں تھا۔ وہ گذر گیا۔ تو انھوں نے ایک رقعہ لکھا۔ جسکا جواب حضور نے یہ دیا۔ کہ میں نے بہت دعا کی تھی۔ انشاء اللہ کسی نہ کسی رنگ میں ضرور قبول ہوگی۔ سو اب ہمارے مخلص بھائی نے خود اقرار کیا ہے۔ وہ خط یہ ہے:۔

حضرت آقائے نامدار جناب خلیفۃ المسیح مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی دعائیں میرے لئے تو اکسیر ہی ثابت ہوئیں۔ اگر آپ کی خلافت کے لئے میرے پاس دلائل نہ بھی ہوتے تو آپ کا یہ خدا تعالیٰ سے اعلیٰ تعلق ہی تنہا دلیلوں کی ایک دلیل ہوتا تحدیث بالنعمت کے طور پر عرض کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپکے زمانہ میں دینی ترقی بہت کچھ کی ہے۔ اور دنیاوی ترقی کے لئے خدا کی نظر کرم سے میرے یکبارگی مبلغ ۳۰ روپیہ ماہوار ہو گئے ۶۰ روپیہ کی ڈبل ترقی ہوئی ہے۔ اور یہ حکم ہوا ہے۔ کہ یہ ترقی یکم اپریل ۱۹۱۵ء سے شروع سمجھی جائے۔ لہذا مبلغ ۶۰ روپیہ اور بقیہ تنخواہ کے ملے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ بیچ میں بیٹے پانچ روپیہ ترقی ہو جانے کے لئے دعا کرائی تھی اور اسوقت منظور نہیں ہوئی تھی۔ تو سچ یہ ہے کہ مجھے بہت برا لگا تھا۔ مگر خدا نے آپ کی دعا سے تو میرے نہیں کر دیئے ہوئے تھے۔ اس ترقی پر میں تو آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ آپکی دعاؤں کا اثر ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

دعا کا طالب۔ راقم محمد عثمان لکھنؤ

چند دلچسپ خبریں

(۱) **آریہ گزٹ** نے لکھا ہے۔ کہ کلکتہ میں ایک عیسائی لیڈی مس بنرجی بی اے رہتی ہیں۔ انھوں نے اعلان کیا ہے کہ میں نبی ہوں۔ اور لوگوں کے گناہ معاف کرا اور کرا سکتی ہوں مس بنرجی نے تو ایک انجیل بھی لکھ ڈالی ہے جسکا مفصل تذکرہ پھر کیا جائیگا۔

ایسے ہی الہ آباد میں مس ایس چکرورتی ایم اے نے بھی اعلان کیا ہے کہ وہ نبی ہے۔ اور گناہ معاف کرا سکتی ہے۔ ان ہر دو معزز مسوں کے پیرو بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ اور مس بنرجی نے تو اپنے نپتھ کا باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ سکول۔ یتیم خانہ وغیرہ وغیرہ کھول دیئے ہیں۔ اور اپنے مرید پیدا کر رہی ہے۔

(۲) **عیسائیوں** کے بے شمار نئے فرقوں میں سے جو دنیا کے سامنے آ رہے ہیں۔ ایک سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ فرقہ بھی ہے۔ جس کے اصول نہ تو پروٹسٹنٹوں سے ملتے ہیں۔ اور نہ ہی رومن کیتھلکوں سے۔ بلکہ وہ بالکل نرالا اور جداگانہ فرقہ ہے جو اتوار کے روز نماز پڑھنا گناہ خیال کرتا ہے۔ اس کے سپرنٹنڈنٹ پادری ایس اے ویلمین ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جب ایکہزار سال ختم ہو جائینگے۔ تو خداوند یسوع مسیح نئے یروشلم میں نازل ہوگا۔ ایسے یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں۔ کہ بپتسمہ پانی کے تالاب میں غوطہ دینے سے ہی ہو سکتا ہے۔ پانی کے چھینٹے دینے سے نہیں ہو سکتا۔ اور منشائے ربانی میں پیرو ہو کر شامل ہونا چاہیئے۔

(۳) جب سے پہلے پیغام صلح میں یہ خبر بڑے طمطراق سے شائع ہوئی۔ کہ چندر پرکاش آریہ اکبر شاہ خان کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔ اور پھر بار بار دو تین پرچوں میں اس کا ذکر لیڈنگ مضامین میں کیا گیا۔ لیکن صداقت چھپی نہیں رہتی۔ معلوم ہوا۔ کہ چندر پرکاش ہم کو مسلمان بنے اور ابھی چند مہینے ہوئے۔ آریہ کمار سبھا نجیب آباد کے جلسہ پر شدھ کیا گیا تھا۔ پھر وہ مسلمان نہیں ہوا۔ چنانچہ جن اخباروں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُس کا مسلمان ہونا شائع کیا۔ انہیں اُس نے نوٹس دئے ہیں ؛

(۴) پنڈت دھرم ویر جی کے مقدمہ میں فیصلہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اورائی نے دیدیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ دھرم ویر جی ایک سال جیل میں سخت قید کاٹیں۔ اور پانچسو روپیہ جرمانہ دیں۔ نیز بعد رہائی نیک چلن رہنے کی ضمانت دیں۔ پنڈت جیل میں ہے۔ اور آریہ پرتنش اُن کی طرف سے اپیل دائر کرنے اور انکو ضمانت پر رہا کرانے کے لئے جھانسی کی عدالت سشن میں کوشش کر رہے ہیں ؛

(۵) رونق رام جی نظر بند۔ آخر سکھوں کا یہ ارمان کہ لالہ رونق رام جی کو نظر بند کر دیا جاوے۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے پورا کر دیا۔ اور انہیں اپنے وطن میں نظر بند کر دیا۔ اور ساتھ ہی پانچ پانچ سو کے محلکے لے لئے۔ اور ابھی سُنا جاتا ہے۔ کہ بھاری ضمانت بھی لی جاویگی ؛

حضرت خلیفۃ ثانی کا رؤیا

۱۳۔ اکتوبر بعد نماز عصر۔ حضور نے فرمایا۔ کہ میں نے ایک رؤیا میں دیکھا۔ کہ ایک مکان ہے۔ اور اسمیں بہت سے لوگ بیٹھے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں نے کوئی انجمن قائم کی ہے اور اسی مجلس کے لکچرار کھڑے ہو کر اسلام کے نقص بیان کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ مسلمان معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک ایک اُٹھ کر اسلام کی کمزوری ثابت کرنے کے لئے اپنا اپنا لیکچر دے رہے ہیں۔ کہ اتنے میں میرے دل میں بھی خیال آگیا۔ کہ میں بھی تقریر کروں۔ چنانچہ میں کھڑا ہو گیا۔ اور کہا کہ میں بھی کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں ایک شخص نے کہا کہ آپ پہلے ہمارے سوالات کا جواب دے لیں پھر بیان کرنا۔ میں نے کہا۔ کہ بہت اچھا۔ تو اُسنے کہا کہ آپ اس انجمن کے اغراض کے متعلق کچھ گفتگو نہ کریں۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا۔ پھر اس نے کہا کہ چونکہ ہمیں ہندوؤں سے بھی مدد ملتی ہے۔ اس لئے آپ ان تقریروں پر جو کہ ہو چکی ہیں۔ کوئی اعتراض نہ کریں۔ غرض اس قسم کی ایسی شرائط تھیں کہ لیکچر نہ ہو سکے ؛

یہ رؤیا میرے نزدیک کیونکر پورا ہوا

رؤیا سنتے ہی میرا (اکمل کا) ذہن اسطرف منتقل ہوا۔ اور میں نے بعض احباب سے کہہ بھی دیا۔ کہ سیالکوٹ جو مبلغین گئے ہیں۔ اُن کے ساتھ کوئی اس قسم کا واقعہ پیش آئے گا۔ لیکن اس سے تیسرے روز جب یہ خط سیالکوٹ سے آیا۔ کہ انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کے ذریعہ مکان کا بندوبست ہو گیا تو میں سمجھا کہ میرا اجتہاد غلط تھا بے شک انسانی خیال تو غلط ہو سکتا ہے۔ لیکن خدا کی باتیں تو پوری ہو کر رہتی ہیں۔ چنانچہ مفصل ذیل رپورٹ اسکی مصدق ہے ؛

رپورٹ جلسہ احمدیہ سیالکوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی دلی آرزو تھی۔ کہ سیالکوٹ کی گلی گلی اور کوچے کوچے میں سلسلہ حقہ کا نام پہنچا دیا جاوے۔ چنانچہ ۱۲۔ ماہ حال کی شب کو حضور کے فرستادے اس شہر میں تشریف لائے۔ اسلامیہ سکول سیالکوٹ کا احاطہ شہر میں لکچروں کے لئے نہایت ہی موزون قطعہ ہے۔ کیونکہ لوگوں کی آمد و رفت یہاں بڑی کثرت سے ہوتی ہے۔ انجمن احمدیہ کے پریزیڈنٹ چودھری نصر اللہ خان صاحب نے سکرٹری انجمن اسلامیہ سیالکوٹ سے احمدیہ لکچروں کے لئے وہ جگہ حاصل کی۔ اور تمام شہر میں منادی اور اشتہاروں کے ذریعہ سے اعلان ہو گیا۔ کہ ۱۵۔ اکتوبر کی صبح کو لکچر ۸ بجے سے شروع ہونگے۔ مگر ابراہیم سیالکوٹی کو جو انجمن اسلامیہ کا پریزیڈنٹ ہے۔ گوارا نہ ہو سکا۔ کہ احمدیوں کو وہ اپنی انجمن کے احاطے میں لکچر کی اجازت دے۔ جو در اصل اُن کی مذہبی حرکات کا جلد خاتمہ کر دینے والے تھے۔ چنانچہ اس نے شام کو ہی انجمن کا ایک غیر معمولی حصہ بُلا کر کے چودھری صاحب کے پاس اس مضمون کا ریزولیوشن بھجوا دیا۔ کہ انجمن آپ لوگوں کو اپنے احاطے میں جلسہ کرنے کی اس وقت تک اجازت نہیں دے سکتی۔ جبتک کہ آپ تحریری وعدہ نہ کریں۔ کہ کسی فرقۂ اسلام اور دیگر مذاہب کے احساسات کو نقصان پہنچانے والے الفاظ استعمال نہیں کئے جاویں گے دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ وفات مسیح۔ صداقت مسیح موعود اور ختم نبوت وغیرہ پر لکچر دینے کی اجازت نہیں۔ اس ریزولیوشن کے آنے سے پیشتر انجمن کے احاطے میں سائبانوں اور دریوں وغیرہ کا پورا انتظام ہو چکا تھا۔ اور سٹیج بھی تیار ہو چکا تھا۔ مگر اب مجبوراً وہاں سے تمام سامان اُٹھا لینا پڑا۔ جب شہر میں اور کوئی موزوں جگہ ملنے کی اُمید نہ رہی۔ تو آخر کار مسجد احمدیہ میں سائبان لگائے گئے۔ اور جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ ان لوگوں پر رہ رہ کر افسوس آتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک وعدوں کی بھی کوئی وقعت نہیں رہی۔ آقائے نامدار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عداوت نے ان لوگوں کو ایسا اندھا کر دیا ہے۔ کہ قرآن کریم کی آیتوں اور سرور کائنات کی حدیثوں کو بھی نہیں دیکھتے جنمیں ایفائے وعدہ پر بہت کچھ زور دیا گیا ہے۔ خیر جلسے کی کارروائی شروع ہوئی۔ ضلع سیالکوٹ کی بیرونی انجمنیں بھی واعظین کرام کے تشریف لانے کی خبر سُنکر آگئیں۔ مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے ختم نبوت پر ایک ایسا کامل لکچر دیا۔ کہ کسی پہلو سے بھی شک و شبہ کی گنجائش نہ رہی۔ جن لوگوں نے "امیر قوم" کو اس مضمون پر تقریر کرتے سُنا تھا انہوں نے امیر صاحب کا مبلغ علم اچھی طرح معلوم کر لیا۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر کے زیر صدارت میر قاسم علی صاحب نے اسلام اور دیگر مذاہب کا مقابلہ کیا اور تمام سٹیج پر ایک لکچر دیا۔ چونکہ انہی دنوں آریہ سماج کا بھی سالانہ جلسہ ہو رہا تھا۔ اسلئے آریہ صاحبان کی طرف سے ایک مہاشے صاحب حضرت میر صاحب کے لکچر میں آئے اور نوٹ کرتے رہے میر صاحب نے آواگون کے مسئلے پر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ تمام میوے اناج اور دوائیں ہم کو آواگون کے ذریعہ سے ملتی ہیں یعنی یہ انسان کے کرموں کا پھل ہیں۔ اور اگر انسان کرم کرنا چھوڑ دیں۔ تو ہم ان نعمتوں سے محروم رہ جائیں گے۔ سو اس حالت میں ضروری ہوا۔ کہ ہم زیادہ گناہ کریں تاکہ یہ نعمتیں بڑھ چڑھ کر ہم کو میسر آویں۔ اس لکچر سے پیشتر نذیر محمد صاحب متعلم مدرسۃ المبلغین نے ویدک دھرم کے عالمگیر نہ ہونے پر لکچر دیا مدرسۃ المبلغین کے اس طالبعلم کا یہ پہلا لکچر تھا۔ جو باہر جا کر دیا گیا۔ مولوی نذیر محمد صاحب حاضرین جلسہ سے بے حد تعریف کا خراج لیتے رہے۔ دوسرے دن مہر محمد خانصاحب نے قادیانی زندگی پر ایک مبسوط تقریر کی۔ جو اسی مدرسے کے ایک ہونہار طالب علم نے کی۔ ان نوجوانوں کی کامیابی کا سہرا در حقیقت حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے سر مبارک پر باندھنا چاہئے۔ جن کی حسن تدابیر کا یہ مدرسہ نتیجہ ہے۔ مستورات بھی پس پردہ لکچروں میں شریک ہوتی رہیں۔ اور خاکسار راقم کو بیصحیح اطلاع پہنچی ہے۔ کہ بعض خواتین نے خانصاحب کی تقریر سُن کر کہا۔ کہ ہم تو ابھی قادیان جاتی ہیں۔ ۱۶۔ کی شب کو جناب سید محمد اسحٰق صاحب فاضل کا لکچر سلسلے کے اندرونی اختلافات پر ہوا۔ فاضل مکرم نے الوصیت اور احادیث حضرت مسیح موعودؑ کے بعد قیام خلافت پر آٹھ نو دلائیں دیئے اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کی اصطلاحات ظلی۔ بروزی۔ غیر مستقل اور غیر حقیقی کی حقیقت سمجھائی۔ جن سب کے یہ معنی ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع سے یہ نبوت ملی ہے براہ راست نہیں۔ دوسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت تشریعی نبوت نہیں بلکہ غیر تشریعی ہے۔ اور یہی ظلی یا غیر مستقل کے معنے ہیں۔ جو حضرت صاحب نے بارہا اپنی کتابوں میں بیان فرمائے ہیں۔ ۱۷۔ کا دن مذہبی گفتگو کے لئے خاص کیا گیا۔ کہ اگر کسی کو کوئی بات دریافت کرنی ہو۔ تو وہ بڑی خوشی سے کر سکتا ہے۔ مبائعین اور بعض غیر احمدی دوستوں نے چند سوالات کئے۔ اور حسب دلخواہ جواب پائے۔ مولانا مولوی غلام رسولؐ صاحب جو لاہور سے مدعو کئے تھے اکثر سوالات کے جواب دیتے رہے۔ اور سید میر محمد اسحٰق صاحب کبھی کبھی ان کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ مولانا موصوف کا ایک لکچر حقیقت اسلام پر بھی ہوا۔ جو نہایت ہی عالمانہ تھا ؛

(خاکسار علی سیالکوٹی)

غذر :۔ یہ پرچہ بھی بوجہ بیماری کاتب صاحب کے وقت پر نہیں لکھا گیا اسلئے دو یوم لیٹ ہو گیا رفتہ رفتہ یہ سب تکلیفیں انشاء اللہ رفع ہو جائینگی ؛ پریس کا پتھر اس کاپی کے جمنے کے بعد ٹوٹ گیا۔ اسلئے دوبارہ کاپی لکھائی گئی۔ ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر کی ڈاک

"مبارک تیرا اے فاروق آنا"

"مندرجہ ذیل ناصحانہ نظم مکرم و محترم اخویم حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے فاروق کے لئے عطا فرمائی ہے۔ میں اپنی ڈاک کے سلسلہ میں اسکو اول نمبر پر درج کر کے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ فاروق کو ایسا ہی بنائے اور مجھے اپنے بزرگ کے ناصحانہ کلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے آمین"

ملا ہے ہم کو فاروقی زمانہ
پڑا ہے تُو در فضلِ عمرؓ پہ
تیری نعمت بھی یاور ہو رہیگی
بڑے اخلاص سے محنت کیو جا
قلم کے ساتھ تو بھی سرنگوں ہو
فضولی سے نہ رکھنا کچھ سروکار
خدا کے ہاتھ میں ہے خیر و برکت
متانت سے گرے ہرگز نہ تحریر
نہ چھوٹے اصل مطلب دست حق سے
فقط مقصد ہو اظہار حقیقت
نہ رک جائے قلم دنیا کی خاطر
اگر کچھ نقص اپنا ہے تو مانو
نہ ہٹ جاؤ مقام راستی سے
شکایت ہو کسی کی یا حکایت
مخاطب کی رعایت ہو نہ منظور
مگر ہاں رفق ہو اور حسن نیت
وہ جاہل ہے تو فرزانہ نہ ہو تم
جو ہے معقول وہ آخر ہے مقبول
یہ ہے حامدؔ کی سچی خیر خواہی
یہ ہے اک التماسِ عاجزانہ

مبارک تیرا اے فاروق آنا
ملا ہے تجھ کو عالی آستانہ
تو رکھنا اعتقادِ مخلصانہ
ملے گا تجھ کو پورا محسنانہ
لگائے جا صدائے عاجزانہ
نہ ہو مضمون میں طرز مسخرانہ
کسی کی مدح و ذم پر تو نجانا
بیان میں ہو سلاست فاضلانہ
نہ ہو مضمون اپنا بے ٹھکانہ
نہ ہو اظہار فخر عالمانہ
نہ آجائے لحاظِ دوستانہ
کہ پیدا ہو طریق منصفانہ
نہ لاد درمیان کوئی بہانہ
ہو جو کچھ۔ ہو برنگ ناصحانہ
وہ بیگانہ نہ ہو یا کوئی یگانہ
نہ برتو اختیار جابرانہ
نہ دو ہرگز جواب جاہلانہ
اسے تسلیم کرے گا زمانہ

حیدرآباد دکن سے بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ حضرت قبلہ مولوی میر محمد سعید صاحب نے اخبار فاروق کو پسندگی کی نظر سے ملاحظہ فرما کر یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جس طرح اخبار کے صفحہ اول پر "عقائد احمدیہ" کے عنوان سے ضروری باتیں آپ نے تحریر کی ہیں۔ اگر ہمیشہ یہی عقائد صفحہ ابتدائی پر درج ہوا کریں تو نہایت مناسب ہوگا۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ (ایڈیٹر)

کھیڑہ تحصیل سرہند سے منشی قدرت اللہ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ اس عاجز کے نام فاروق نہیں پہنچا۔ مجھے اس کی سخت اشتیاق ہے (مندرجہ خط) دس دوستوں کے نام اخبار جاری فرما دیں اور ایک ایک روپیہ کا وی پی انکے نام کر دیں۔ مجھے ایک دو ابتلا سخت ہیں۔ دعا فرماویں۔ (خدا تعالیٰ آپکو ہر ابتلا سے بچائے۔ اور فضل نازل فرمائے۔ آمین جزاکم اللہ احسن الجزاء (ایڈیٹر)

کوہ منصوری سے سید حافظ عبد المجید صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ فاروق کا پرچہ پہنچا۔ جس کو پڑھ کر بہت دل خوش ہوا۔ خصوصاً حضرت صاحب (خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ) نے جو نصائح فرمائی ہیں۔ وہ نہایت قابل قدر اور واجب العمل ہیں۔ میں آپکو فاروق کے اجراء پر تہ دل سے مبارکباد دیکر دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ فاروق کو احمدی دغیر احمدی صاحبان کے لئے ہر طرح مفید و بابرکت بنائے اور اس کی اشاعت و خریداری حسب منشاء انجناب ہو۔ آمین دیگر دو ایک احباب کے نام پرچہ جاری کرانیکا ارادہ ہے۔ جو بعد میں عرض کرونگا۔ (جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ ایڈیٹر)

بڑودہ سے محمد یوسف خانصاحب لکھتے ہیں۔ کہ آج میری خوش قسمتی سے ایک احمدی بھائی سے پرچہ مبارک **فاروق** دستیاب ہوا۔ دیکھکر دل نہایت خوش ہوا۔ اللہ پاک اس نام کو ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین اس عاجز کے نام چار ماہ کے لئے وی پی کر دیں تاکہ یہ عاجز بھی ثواب میں داخل ہو۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء ایڈیٹر)

لاہور سے شیخ محمد حسین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ نمونہ کا پرچہ فاروق ملا۔ پرچہ واقعی فاروق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پیش از پیش ترقی نصیب کرے۔ آمین۔ حضرت فضل عمرؓ کی پاک نصائح ہمیشہ اس کے پیش نظر ہوں۔ (آمین۔ آمین۔ آمین۔ ایڈیٹر)

سنگھول سے منشی رحمت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مجھے جناب کی تصانیف کے دیکھنے کا ابتدا سے شوق ہے۔ اور عموماً دیکھتا رہتا ہوں۔ اب جناب کا اخبار فاروق قادیان شریف سے نکلا۔ دوسرا نمبر میری نظر سے گذرا۔ اپنے اندر عجیب شان رکھتا ہے۔ اخبار میرے نام جاری فرماویں اور پہلے نمبر سے اسوقت تک کے کل نمبر جلد ارسال فرماویں (جزاک اللہ۔ ایڈیٹر)

شملہ سے بابو عبد السلام صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں آپکا تہ دل سے مشکور ہوں۔ کہ آپنے اس عاجز کو یاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ آپکے پرچے کو بابرکت کرے۔ میں اس تلاش میں ہی تھا۔ کہ فاروق کا نمونہ دیکھا جائے جو آپنے بنایت مہربانی فرما کر اس عاجز کو پرچہ بھیجدیا۔ اللہ تعالیٰ آپکو جزاء خیر دے۔ پرچہ آپ میرے نام جاری کر دیں۔ (جزاک اللہ احسن الجزاء (ایڈیٹر)

سوئی پت سے میاں نور الٰہی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ہر دو نمبر اخبار فاروق کے عاجز کو ملے۔ فی الواقعہ ایک ایسے ہی اخبار کی ضرورت تھی۔ جو ہر دو اخبار "الحق و بدر" کا نعم البدل ہو۔ خدا تعالیٰ ہر حال میں اس کا مددگار ہو۔ اور قوم احمدیہ کے لئے موجب فخر کرے۔ آمین۔ جناب چوتھا نمبر عصر کا وی پی کر دیں (جزاک اللہ احسن الجزاء ایڈیٹر)

مستونگ سے ملا موسیٰ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ پرچہ اخبار فاروق رسید۔ سجدۂ شکر حق سبحانہ تعالیٰ نمودیم کہ الحمد للہ اخبار نو جاری شدہ و این ترقی سلسلہ مے باشد این جانب شب و روز بگریہ و زاری درگاہ رب العالمین دعا مے کنیم۔ کہ خداوند تعالیٰ مایان را در سایہ حضرت خلیفہ ثانی بدارد۔ اگر ہزار اخبار از قادیان ببروں شود۔ مایان خریدار می باشیم۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ شما را خدا بخریت داشتہ و در جماعت صالحین ملحق گرداند۔ آمین ثما آمین۔ ایڈیٹر)

پشاور سے شیخ فضل الٰہی صاحب ارقام فرماتے ہیں۔ کہ نمونہ پرچہ فاروق ملا۔ الحمد للہ کہ آپنے بفضل ایزد متعال "الحق" کی بندش کے بعد پھر اخباری دنیا میں قدم رکھا۔ عاجز کو آپ سے غائبانہ تعشق ہے اللہ تعالیٰ کسی نیک موقعہ پر آپ سے موقعہ ملاقات عطا کرے۔ آپ کی قلمی امداد کی سلسلہ عالیہ کو سخت ضرورت تھی۔ سو شکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی دعا و امداد سے آپکو موقعہ ملا۔ اور ہم کو بھی آپ کی تحاریر دیکھنے کا۔ فاروق بذریعہ وی پی جاری کر دیں۔ وی پی خواہ چار ماہی ہو یا دوازدہ ماہی۔ (جزاک اللہ احسن الجزاء) (ایڈیٹر)

ضروری بات

ان اللہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بنسبۃ الا اذا قد رتولید الصالحین (صفحہ ۵۷۹ ایڈیشن کلاں)

اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کو اولاد کی بشارت اسی صورت میں دیتا ہے کہ صحیح عقائد اور نیک اعمال والی اولاد مقدر ہو۔ پس یہ تم بھی جانتے ہو کہ ہر بیٹے کی بشارت قبل از وقت دیگئی ہے۔ اور تم نہ مانو خود مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "ہر اک نیری بشارت سے ہوا ہے"۔ اب بتاؤ کہ اگر یہ بیٹے صحیح عقائد پر قائم نہیں بلکہ نہ صرف خود گمراہ بلکہ گمراہ کرنیوالے ہیں تو کیا دوسرے الفاظ میں اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسیح موعود اپنے دعویٰ میں صادق نہیں تھے۔ نبی ہونے سے تو پہلے ہی انکار ہے اب ولی بھی نہ رہے کیونکہ جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کو اولاد کی بشارت دیتا ہی نہیں جب تک کہ ان کا صحیح العقاید و صالح الاعمال ہونا مقدر نہ ہو۔ اب جب اولاد مشرک اور غلط عقاید کو پھیلانے والی ہے۔ تو آپ نہ نبی رہے نہ ولی۔ اور یہ باطل امر ہے۔ پس یہی صحیح ہے کہ غیر مبایعین ہٹ پر قائم ہیں۔ اس کا جواب اگر کچھ ہے۔ تو دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تین الزاموں" کی تردید

خواجہ کمال الدین صاحب پیغام ۱۰- اکتوبر میں حضرت فضل عمر پر تین الزام لگائے ہیں۔ چونکہ وہ غلط ہیں انکی تردید ضروری معلوم ہوتی ہے ؛

پہلا الزام یہ ہے کہ میاں صاحب نے اپنے خطبۂ جمعہ ۲۴- اپریل ۱۹۱۴ء میں کہا۔ کہ اس زمانہ میں جنہوں نے مخالفت کی ہے وہ وہی ہیں جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح (اول) پر اعتراض کیئے اور وہ وہی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو خط لکھے کہ تم روپیہ کھا جاتے ہو کیا وہ اپنے خطوں سے انکار کر سکتے ہیں جنہوں نے لکھا تھا کہ ہمیں تو قربانیاں کرنے کیلئے کہا جاتا ہے لیکن خود زیور بنواتے ہیں ؛

ہماری طرف سے مطالبہ ہوا ان خطوں کو پیش کرو پھر وہ خطوط کہاں گئے ؟ ایسے ایسے بہتان ہم پر باندھے جاتے ہیں ؛

جواب :- اس کا جواب خود حضرت خلیفہ ثانی کی طرف سے دو بار شائع ہو چکا ہے ایک بار ۱۸- فروری ۱۹۱۵ء کے اشتہار میں جو ایک افتراء کی تردید گورنمنٹ کی شہادت کے عنوان سے شائع ہوا۔ وہ ہو ہذا۔

"مولوی محمد علیصاحب کی نسبت جس خط کا میں نے اظہار کیا۔ اس کی نسبت آپکے پاس میری ایک تحریر موجود ہے۔ جس میں میں نے لکھا ہے کہ خواجہ صاحب کو انہوں نے یہ خط لکھا تھا۔ اور اسی طرح جس خطبۂ جمعہ کی طرف آپ اشارہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد کی تحریرات میں بھی یہی ذکر موجود ہے۔ اگر خطبہ لکھنے والے نے غلطی سے بجائے خواجہ صاحب کے یہ سمجھا۔ کہ یہ خط خود حضرت مسیح موعودؑ کی طرف لکھا گیا تو یہ اسکی غلطی ہے۔ میرا تحریری بیان غالباً آپکے پاس اب تک موجود ہے۔ اور اس کے بعد کی تحریرات اس پر شاہد ہیں۔ پس یہ بات کاتب کی غلطی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ اور نہ اس بات کے ثابت ہو جانے سے کہ بجائے حضرت مسیح موعودؑ کو براہ راست خط لکھنے کے خواجہ صاحب کو کوئی خط لکھا گیا۔ واقعہ میں کوئی نقص آجاتا ہے۔ میں نے جو کچھ مسیح موعودؑ سے سنا۔ اُس پر قسم کھا سکتا ہوں شریعت کے مقرر کردہ قواعد کے مطابق جس طرح حکم ہو۔ اس کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ مولویصاحب کے آمادہ ہونے پر شریعت کے طریق فیصلہ سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اگر خط دیکھنے پر زور دینا ہے۔ تو خواجہ صاحب پر دیں نہ مجھ پر" ؛

پھر ۲۵- فروری ۱۹۱۵ء کے الفضل میں ۱۲- فروری کا خطبۂ جمعہ چھپا ہے اس میں یہ الفاظ ہیں :-

"میں نے یہ کہا تھا کہ مولوی محمد علیصاحب نے خواجہ صاحب کو خط لکھا اور پھر اسکے بعد میری کوئی تحریر اس کے خلاف نہیں نکلی۔ اگر کسی تقریر کو ضبط کرنیوالے نے بجائے خواجہ کے "حضرت صاحب" لکھ دیا ہے تو یہ اسکی غلطی ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ مولوی محمد علیصاحب نے حضرت صاحب کو ایسا خط لکھا بلکہ میری تحریر بھی ہے۔ اور میں نے یہی کہا ہے کہ مولوی محمد علیصاحب نے خواجہ کمال الدین صاحب کو اس طرح کا خط لکھا تھا۔

میں اُس خدا تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں جس نے نبی کریم صلعم کو بھیجا اُس خدا کی قسم جسکا فرستادہ حضرت مسیح موعودؑ تھا اُس خدا کی قسم قرآن جس کا کلام ہے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ مولوی محمد علیصاحب نے اس قسم کا خط لکھا ہے آپنے یہ نہیں فرمایا کہ کس کو لکھا۔

پھر حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایسا لکھنے والا احمق ہے وہ بیوقوف ہے وہ نہیں دیکھتا کہ مہمان تو یہاں (ان دنوں میں حضرت مسیح موعودؑ لاہور میں تشریف فرما تھے) آرہے ہیں۔ قادیان میں اب جاتا کون ہے۔ اُسے چاہیئے تھا کہ وہ لاہور اور قادیان کا خرچ جمع کر کے دیکھتا کہ کتنا ہے۔ پھر فرمایا کہ خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ لنگر جبتک تمہاری ہاتھ میں ہے چلتا رہے گا اگر میں اسے انکے ہاتھ میں دیدوں تو یہ چند دنوں میں ہی بند ہو جاوے۔ میں کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ فرمایا۔ یہ قسم کھالیں کہ ہم نے کبھی ایسا نہیں لکھا یا یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے یونہی کہدیا تھا۔ ہم نے کوئی نہیں لکھا۔ پس فیصلہ کا آسان طریق یہی ہے۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے اُسے طاقت ہے جو چاہے کرے۔ وہ ہر ایک امر کا آسانی سے فیصلہ کر دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں۔ میں بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کا فیصلہ صادر فرمائے۔ اور حق کو حق اور باطل کو باطل ظاہر کر دے۔ میں کسی کو بددعا نہیں دیتا بلکہ میرا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اجازت نہ ملے یا خدا تعالیٰ کوئی کلمہ زبان سے نہ نکلوا دے (یعنی زبان پر بے ساختہ کلمات جاری نہ ہو جائیں) تب تک بددعا کرنا ناجائز ہے میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ حق کو باطل سے الگ کر دے۔ خواہ کسی طریق سے ہو" ؛

یہ دونوحوالے اس الزام کی تردید کے لیئے کافی ہیں۔ خطوط کا معاملہ صاف ہے صرف خطبہ نویس کو غلط فہمی ہوئی ہے اور اسکی تصحیح بھی آپکے اس اعتراض سے بہت پہلے ہو چکی ہے۔ نیز خط کے مکتوب الیہ بدلنے سے اس گناہ میں کوئی کمی نہیں آگئی۔ مسیح موعودؑ کو لکھا تو کیا یا کسی اور کے نام لکھا تو کیا ؟ اصل بات تو وہی ہے۔ اب آپ کا فرض ہے کہ اس قسم کے مقابلہ میں قسم کھا جائیں۔ کہ ہم نے کوئی ایسی بات نہیں کی یا لکھی جس سے اس قسم کا الزام حضرت اقدسؑ پر عائد ہوتا ہو۔

کسی واقعہ کے ثابت کرنے کے لیئے خط دکھانے ہی کی ضرورت نہیں بلکہ اصل واقعہ کے متعلق گواہ نہ ہونے کی صورت میں حلف طریق فیصلہ ہے۔ آپ اگر سچے ہیں تو بالمقابل ان الفاظ مقررہ میں جو ہم آپ کی آمادگی ظاہر کرنے پر بتائیں گے۔ قسم کھالیں اور پھر قدرت خدا کا نظارہ دیکھیں۔

ہاں آپ چونکہ مخالف ہیں اسلیئے کہہ سکتے ہیں کہ پہلے کہا گیا مسیح موعودؑ کو خط لکھا اب کہا جاتا ہے کہ مولوی محمد علیصاحب نے مجھے لکھا یہ ثبوت نہ پیش کر سکنے کی وجہ سے بعد از وقت بہانہ بنایا جاتا ہے۔ سو اسکے لیئے ہم حضرت فضل عمرؓ کے ایک خط کا حوالہ دیتے ہیں جو ۲۴- اپریل ۱۹۱۴ء سے بھی بہت پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ اور آپ لوگوں کے پاس موجود ہے۔ یہ خط وہ ہے جسکا ذکر پیغام صلح مورخہ ۱۹- اپریل ۱۹۱۴ء نمبر ۱۱۸ میں زیر عنوان "خلیفہ اور کمیٹی کا ممبر کیا" کیا گیا ہے پیغام کے یہ الفاظ ہیں کہ "حضرت خلیفۃ المسیحؑ مولوی نورالدین صاحب کو صاحبزادہ صاحب نے ۱۹۰۹ء میں ایک خط لکھا تھا جنمیں یہ لفظ لکھے تھے" اب ظاہر ہے کہ ۲۴- اپریل ۱۹۱۴ء کا خطبہ ۱۹۰۹ء کے کئی سال بعد کا ہے اور اس میں وہی بات درج ہے جو حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے اس اشتہار میں جو ایک افتراء کی تردید کے عنوان سے شائع ہوا ہے لکھی ہے "مولوی محمد علیصاحب نے ایسا خط خواجہ صاحب کو لکھا تھا" صاحبزادہ صاحب کے محوّہ خط کی ایک نقل جناب شیخ محمد اکبر صاحب ساکن سیالکوٹ محلہ حاجی پورہ کے پاس موجود ہے جو انکو منکران خلافت کے ہیڈ کوارٹر سے بہم پہنچائی گئی ہے جس شخص کو شک ہو وہ تحریر کے موافق احمدیہ بلڈنگ یا حاجی پورہ کے منکران خلافت کے پاس جائے اس خط کو ملاحظہ کرے۔ صاحبزادہ صاحب کا اصل خط جو حضرت مولوی نورالدین صاحب کے نام تھا منکران خلافت نے کسی اور غرض سے رکھا ہوا تھا۔ لیکن خدا نے انکو اسی کے ذریعہ اس موقعہ پر ملزم گردان دیا ہے۔

پھر الحق ۱۲/۱ جولائی ۱۹۱۴ء میں زیر عنوان "ماسٹر غلام محمدؐ صاحب سیالکوٹی کان کھول کر سنیں" یہ جواب چھپا ہے "وہ خط جو مولوی محمد علی صاحب نے خواجہ صاحب کو لکھا تھا وہ خواجہ صاحب کے پاس ہو گا یا انہوں نے تلف کر دیا ہو گا ہم پر بار ثبوت اسکے پیش کرنے کا نہیں ہے ہاں ہمارے پاس حضرت صاحب کے قول کی سند ہے جو انہوں نے اپنی زبان سے فرمایا کہ مولوی محمد علیصاحب کا خط قادیان سے لاہور خواجہ صاحب کے نام آیا ہے اور اس میں ہماری نسبت یہ یہ باتیں لکھی ہیں"

پس یہ بات بعد میں نہیں بنائی گئی۔ بلکہ آپکے اعتراضات سے بہت پہلے اصل واقعات کا اظہار ہو چکا ہے۔

دوسرا الزام یہ ہے کہ ۱۰- جنوری میں میاں صاحب نے میرے (خواجہ کے) متعلق ایک غلط بیانی کی جو بہتان کی حد تک پہنچتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ یہ ہے کہ مَیں نے دسمبر کے جلسہ میں مشہور کیا تھا کہ میاں صاحب نے گورنمنٹ میں اپنی خلافت کی تصدیق کے لیئے چٹھی لکھی۔ مَیں اسے ایک افتراء سمجھتا ہوں۔ جسکے متعلق مَیں نے کسی گذشتہ تحریر میں میاں صاحب کو چیلنج دیا۔ اور میاں صاحب نے خاموشی اختیار کی۔

جواب حضرت فضل عمر نے آپ کے متعلق کوئی غلط بیانی نہیں کی۔ یہ تو آپ لوگوں کا ہی شیوہ ہے کہ پہلے الزام لگانا۔ اور پھر ثبوت طلب کرنے پر خاموش ہو جانا۔ آپ مہربانی فرما کر اس امر کا ثبوت پیش کریں۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے آپ کے متعلق یہ غلط بیانی کی۔ کہ آپ نے یہ مشہور کیا۔ کہ میاں صاحب نے گورنمنٹ میں چٹھی لکھی۔ اس معاملہ کے متعلق حضور کے دو اشتہار شائع ہوئے ہیں۔ پہلے اشتہار میں یہ الفاظ ہیں :۔

"مَیں نے جلسہ کے ایام میں ایک شخص سے سُنا تھا کہ چند غیر مبایعین جو لاہور کے جلسہ سے فارغ ہو کر قادیان آئے ہیں سناتے ہیں کہ گویا مَیں نے (مرزا محمود احمد نے) گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ اگر مجھے خلیفۃ المسیح تسلیم کر لیا جائے تو مَیں گورنمنٹ کی ہر طرح مدد کر سکتا ہوں اسپر گورنمنٹ نے جواب دیا کہ گورنمنٹ مذہبی باتوں میں دخل دینا پسند نہیں کرتی اور یہ جواب خواجہ کمال الدین صاحب نے خود دیکھا ہے مَیں نے اس بات کو سُنکر چنداں قابل توجہ نہ سمجھا کیونکہ مَیں نے خیال کیا کہ یہ بات خواجہ صاحب کی طرف کسی نے یونہی منسوب کر دی ہوگی"

پھر آپ لکھتے ہیں کہ "مَیں نے اس بات کو اپنے ذہن سے نکالدیا" پھر اسی اشتہار میں صفحہ دو پر ارقام فرماتے ہیں :۔

"اور چند ایسے لوگ جن کی تعیین کی ہمیں ضرورت نہیں اس جھوٹ کو پھیلا کر مبایعین کو بدظن کرنا چاہتے ہیں"

اب ان تمام فقرات پر نظر ڈالیئے۔ آپ پر کونسا الزام دیا ہے اور آپ کے متعلق کیا غلط بیانی کی ہے اور کہاں لکھا ہے کہ اس خبر کے شہرت دینے والے آپ ہیں۔

ہاں دوسرے اشتہار میں آپ کی نسبت یہ فقرہ ہیں :۔

"خواجہ کمال الدین صاحب اپنے ایک خط میں جو انہوں نے مرزا ناصر علی صاحب بی۔ اے پلیڈر فیروزپور کو لکھا تھا لکھتے ہیں کہ یہ ایک پختہ اور قابل اعتبار خبر تھی"

پس یہ بات ہے جو آپ کے متعلق حضور نے شائع کی۔ اس کے ثبوت میں آپ کے خط کے مفصلہ ذیل فقرات کا عکس دیا جاتا ہے۔

"مکرم آپ مجھ سے شاید واقف ہیں ہم مفتریوں پر اور افتراء بنانے والوں پر لعنت بھیجتے ہیں یہ ایک پختہ اور اور قابل اعتبار خبر تھی ××× کمال الدین

(اصل خط کا عکس)

مکرم .....

[illegible] آپ کے [illegible] واقف ہیں ہم مفتریوں پر اور افتراء بنانے والوں پر لعنت بھیجتے ہیں — یہ ایک پختہ اور قابل اعتبار خبر تھی ..... کمال الدین

اسے پڑھ کر آپ خود ہی بتائیں۔ کہ ہماری طرف سے تردید شائع ہو جانے کے باوجود آپنے اس خبر کو قابل اعتبار اور پختہ بتایا یا نہیں؟۔ اور پھر لوگوں کے نام اپنے خطوں میں اس کی اشاعت کی یا نہیں خدا جانے آپنے کس کس کو اس بارے میں خط لکھا اور کس کس کو زبانی کہا۔ ایک ثبوت خدا نے ہمیں بھی مہیا کر دیا۔ اب خواجہ صاحب بتلائیں کہ انکے متعلق یہ الزام درست ہے یا نہیں کہ انہوں نے تقویٰ سے کام نہ لیا اور ایک جھوٹی خبر کو پختہ اور قابل اعتبار بتایا۔ اور جھوٹی خبر کو پھیلانے والوں کی مدد کی۔ حضرت فضل عمر نے تو آپ پر حسن ظن کیا تھا اور آپنے اپنے اشتہار میں کسی کے اس قول کی کہ خواجہ صاحب بھی گورنمنٹ کا انکاری جواب دیکھ چکے ہیں۔ تردید بھی فرما دی مگر آپنے اپنے ہاتھ سے اپنے خلاف ثبوت مہیا کر کے اس شخص کی تصدیق کی جس نے آپ کو بھی اس خبر کے متعلق دلچسپی لینے والوں میں قرار دیا تھا۔ اب خواجہ صاحب اپنی تحریر کو دیکھیں اور اپنے ہاتھ کاٹیں۔

تیسرا الزام یہ ہے کہ میاں صاحب نے میرے (خواجہ نے) متعلق اپنے خطبہ میں یہ کہا کہ مجھے (خواجہ) حضرت صاحب سے برابری کا دعویٰ ہے۔ اور مَیں (خواجہ) بھی وہی کام کر رہا ہوں جو حضرت صاحب نے کیا۔ جس طرح مجدد مرزا صاحب ہیں اسی طرح کا مَیں (خواجہ) بھی ہوں۔

جواب خواجہ صاحب آپکا نام تو نہیں لیا گیا پھر آپنے کس طرح سمجھ لیا۔ کہ یہ میرے متعلق ہے کیا خود بخود اپنے آپ کو ان باتوں کا مصداق سمجھ لینا۔ اس امر کا کافی ثبوت نہیں۔ کہ جو کچھ آپکے متعلق کہا گیا ہے وہ صحیح ہے۔ خواجہ صاحب اگر آپ احمدیت کے متعلق ایسے ہی غیور تھے تو جب "رسالت" میں آپکے متعلق شائع ہوا تھا کہ آپ مرزائیت سے تائب ہیں۔ اس وقت آپنے فوری تردید کیوں شائع نہ کی۔ کیا محض اسلیئے نہیں۔ کہ اسطرح آپکے چندہ کی وصولی میں رخنہ پڑنیکا احتمال تھا۔ سُنئے آپ کی متعدد تحریریں اور تقریریں اور باہر سے آئے ہوئے خطوط اس امر کے مثبت ہیں کہ آپ کو اپنے متعلق یہ غلط فہمی ہو گئی ہے۔ آپ ایک چالاک انسان ہیں۔ آپ کھلے لفظوں میں یہ کس طرح لکھ سکتے ہیں کہ مَیں مرزا صاحب کے برابر ہوں اور وہی کام کر رہا ہوں جو وہ کرتے تھے مگر آپ کی تحریر پڑھنے کے بعد عوام الناس کے قلب پر جو اثر پڑ سکتا ہے اور پڑتا ہے وہ یہی ہے۔ آپنے کئی مقدمات دیکھے ہونگے کہ کوئی خاص لفظ نہیں بتایا جاتا مگر مضمون کے عام اثر کو وجہ الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ اچھا اور تحریروں کو جانے دیں صرف اپنے مضمون "مغرب میں اسلام کے لیئے شاندار مستقبل" ہی کو ایک بار پڑھیں کیا ہمیں آپنے یہ فقرہ لکھکر لوگوں کو دھوکہ اور اپنی محسن کشی کا ثبوت نہیں دیا :۔

"آج بیس سال سے اوپر ہو چکے جب مَیں نے مختلف مذاہب کا متقابل مطالعہ شروع کیا۔

مختلف الخیال اور متضاد عقائد کے احباب سے ملا۔ مذہبی گفتگوئیں ہوئیں۔ بحثیں کیں تقریریں کیں اور سُنیں۔ کتابیں پڑھیں لیکن دن بدن میرا عقیدہ اس بات پر مضبوط ہوتا گیا کہ ××× اسلام قبول کرنے کے سوا چارہ نہیں"

اب کیا امر واقعہ یوں نہیں کہ آپ کسی اپنی کوشش سے اس نتیجہ پر نہیں پہنچے بلکہ محض حضرت اقدسؑ کی طفیل۔ لیکن آپنے اس بات کا ذکر تک نہیں کیا۔ اور اپنے آپ کو ایک مذہبی سکالر اور محقق کی صورت میں پیش کیا ہے۔ پھر آپ اپنی کامیابی پر ناز کرتے اور انما التیتہ علے علم عندی کہتے ہوئے۔ لکھتے ہو کہ میری آواز پر لبیک کہنا اسلامی فرض ہے۔ گویا ایک مامور من اللہ ہے جو ابھی ابھی مبعوث ہوا ہے۔ اور وہ مدعی ہے کہ جو کامیابی اسے ایک سال میں ہو گئی اسکی نظیر گذشتہ دو صدی کی مذہبی تاریخ میں نہیں (کیا اپنے مرشد و ہادی کی کامیابی ان دو صدیوں، بلکہ اسی صدی کے سر پر موجود نہیں) پھر جو کامیابی ہوئی بھی تو کیا وہ حضرت اقدسؑ کی تعلیم و ہدایت و دعا کی طفیل نہیں؟۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر ہے تو پھر لوگوں کے سامنے اس امر کو ایسے رنگ میں کیوں پیش کیا جاتا ہے جس سے انہیں آپ کے بارے میں غلط فہمی ہو۔ مگر معلوم ہوتا ہے آپ کو خود بھی اپنے متعلق غلط فہمی ہے چنانچہ آپنے بعینہٖ اسی طریق پر ایک لنگر خانہ قائم کرنے کا اشتہار دیا ہے اور براہین احمدیہ کے مقابلہ میں براہین نیّرہ شائع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جو بقول آپکے دنیا کو کامل ایمانیات میں بدل دیگی اسی طرح آپنے ام الالسنہ کی تصنیف میں اپنے آپکو حضرت اقدسؑ کا شریک ٹھیرایا ہے حالانکہ آپ اسکی عبارت سمجھنا تو درکنار اسے صحیح پڑھ بھی نہیں سکتے۔ پھر اخیر میں آپ ہی کے پیغام سے مندرجہ ذیل حوالہ نقل کرتا ہوں:۔

۲۲۔ اپریل ۱۹۱۵ء نمبر ۱۲۳ پیغام صلح۔

"ایک روز جوبلی ہائی سکول کے چند مولوی اور ایک اور مولوی صاحب تشریف لائے۔ یہ لوگ آپکے پکچر کے بیحد مشتاق تھے ایک صاحب نے فرمایا باتیں تو سب وہی ہیں لیکن آپ ایسے نئے رنگ میں پیش کرتے ہیں کہ ہم حیران ہو جاتے ہیں۔ آپ اس وقت کے مجدد معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ مجدد کا کام ہی یہی ہے کہ پرانی باتوں کو نئی طرز میں پیش کرے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا ہمارے مرشد مرزا صاحب نے تو یہی دعویٰ کیا ہے ورنہ انہوں نے کوئی نیا دین اپنی طرف سے نہیں بنایا اسپر انہوں نے کہا بے شک بہت درست ہے۔" (صفحہ ۴)

آپ بتائیں۔ کہ جب مجدد کی اس نے ایک تعریف کر کے آپ پیش کی تو آپنے اس کا انکار کیا؟ - اور کیا اسی تعریف کا مصداق حضرت مرزا صاحب کو قرار دیکر آپنے یہ نہیں بتایا کہ جن معنوں میں۔ مَیں مجدد ہوں انہی معنوں میں حضرت صاحب بھی ایک مجدد تھے۔ فی الحال اتنا ہی کافی ہے اگر آپ نے انکار کیا تو پھر مزید ثبوت بھی دیا جا سکے گا۔ (مکمل)

دلکش قرآن شریف اردو

مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اوّل کے درس قرآن شریف سے لئے ہوئے مکمل نوٹ معارف و حقائق سے پُر جن کے مکمل ترجمہ کی ضرورت قادیان میں موجود ہیں اجازت نہیں دیتی قیمت صرف روپیہ

مینجر فاروق

غیر مبائعین مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہتک میں کہاں تک بڑھ گئے

اس سوال کے جواب میں صرف دو تحریروں کا حوالہ کافی ہے۔ ایک تو جہلم سے میرے عزیز دوست اور پیاری بھائی نے بھیجی ہے۔ جہاں چند روز گذرے پیغامیوں کے کالج اشاعت اسلام کا پروفیسر مسٹر فضل الٰہی نام گیا۔ برادر موصوف لکھتے ہیں:۔

(۱) پہلا وعظ میاں فضل الٰہی کا جامع مسجد حنفیاں میں قرار پایا اثنائے وعظ میں فضل الٰہی نے جو درِّ فشانی کی وہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں (۱) خاتم النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا نبوت حضرت آدم سے شروع ہوئی اور رسول کریمؐ پر آکر ختم۔

(۲) دوسرے اس لایق احمدی نے یہ بیان کیا کہ مرزا صاحب صرف اشاعت اسلام کرنے والے تھے ایسے اور بہت آدمی دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ اس جگہ یہ کہنے سے اس ظالم کا یہ منشاء تھا کہ مرزا صاحب میرے جیسے تھے۔

(۳) تیسرا اس نے یہ بیان کیا کہ مرزا صاحب کی کتابوں میں تناقض ہے اسلیئے وہ قابل اعتبار نہیں ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو بھی اگر غلط ہیں تو بھی ان کتابوں کو ردّی میں کباڑیوں کو دیدو کیونکہ قرآن مجید کے ہوتے ہوئے انکی کوئی ضرورت نہیں۔

ذیل کی گفتگو بھی ہوئی جو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں:۔

(احمدی) کیا آپ حضرت مرزا صاحب کو مامور من اللہ مانتے ہیں یا نہیں۔

(پیغامی) مامور کیا ہوتا ہے جو وعظ کرے وہی مامور ہوتا ہے مَیں بھی مامور ہوں ایسے ہی مرزا صاحب تھے۔

(احمدی) حضرت مرزا صاحب پر جو کلام الٰہی نازل ہوا آپ اسکو خدا کا کلام مانتے ہیں یا نہیں۔

(پیغامی) مرزا صاحب پر کوئی کلام الٰہی نازل نہیں ہوا۔

(احمدی) مولوی صاحب یہ جو الہام ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ یہ خدا کا کلام ہے یا نہیں۔

(پیغامی) اسکو خدا کا کلام کون کہتا ہے۔

(احمدی) مولوی صاحب آپ احمدی ہیں یا نہیں۔

(پیغامی) سب مسلمان احمدی ہیں کوئی بھی غیر احمدی نہیں۔

(احمدی) مولوی صاحب آپ حضرت اقدسؑ کو مسیح مانتے ہیں یا نہیں۔

(پیغامی) مَیں مرزا صاحب کو مجدد مانتا ہوں اور مجدد بھی صرف ایک مولوی ہوتا ہے اور کچھ نہیں۔

دوسری تحریر پیغامیوں کا یہ مذہب ہے کہ جیسے نبی حضرت مسیح موعودؑ تھے ایسے ہی دوسرے مجددین و اولیائے امت محمدیہ بھی تھے اس کی تردید میں علاوہ اور دلائل کے ہم حضرت اقدسؑ کے دو حوالے پیش کیا کرتے ہیں۔ ایک تذکرۃ الشہادتین سے جہاں آپ نے فرمایا۔

"حکمت الٰہی نے یہ تقاضا کیا کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعایت ختم نبوّت بھیجا جاوے اور ان کا نام نبی نہ رکھا جاوے[۵۱] اور یہ مرتبہ ان کو نہ دیا جائے×× اور پھر آخری خلیفہ یعنی مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جائے××

× کیونکہ وہ آنحضرت صلعم کا بروز کامل ہونے کی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانے کا مستحق ہو گیا ہے"

دوم حقیقۃ الوحی سے جہاں ارشاد ہوتا ہے:۔

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمّت میں گذر چکے ہیں ان کو یہ حصّہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیئے مَیں ہی مخصوص کیا گیا[۵۲]۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اسمیں شرط ہے اور وہ شرط انہیں پائی نہیں جاتی"

اس کا جواب پیغامیوں کو قطعاً نہیں آتا۔ آئیں بائیں کر کے رہ جاتے ہیں۔ اس پر مرزا عبدالکریم تاجر پونچھ المہدی نمبر ۶ میں اپنا

---

[۵۱] اس سے صاف ظاہر ہے کہ پہلے مجددین کو مرتبۂ نبوت دیا ہی نہیں گیا۔

[۵۲] دیکھو آپ فرماتے ہیں کہ دوسرے مجدد نبی نام پانے کے مستحق نہیں۔ نہ اس لیئے کہ پیش گوئی میں ان کے نام کے ساتھ نبی اللہ نہیں آیا بلکہ اسلیئے کہ انہیں وہ شرط نہیں پائی جاتی جو شرط کہ نبوّت کے لیئے ضروری ہے ۱۲۔

ایک مضمون شائع کراتا ہے۔ مرہم عیسےٰ اسے درج رسالہ کرتا ہے اور پیامیوں کی انجمن اشاعت اسلام اس رسالہ کو شائع کرتی ہے وھو ہذا +

۱- یہ حوالے تحریروں کے مخالف ہیں یعنی حضرت اقدس کے کلام میں تناقض ہے اور وہ غیر معتبر ہیں +

۲- یہ تحریرات اجتہاد پر مبنی ہیں المجتھد قد یخطی ویصیب (المہدی ص۳۶) یعنی مسیح موعود علیہ السلام جو حَکَم و عدل ہو کر آئے اور جن پر ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ نازل ہوئی۔ وہ ایک مجتہد کی حیثیت رکھتے ہیں اور غالباً معترض صاحب خدا سے براہ راست وحی پاتے ہیں جبھی تو ان سے غلطی ناممکن ہے +

۳- بوجہ خلاف قرآن ہونے کے صرف ایک قیاس مع الفارق ہے۔ (المہدی ص۳۶) آسمان کیوں نہ ٹوٹ پڑے اور زمین کیوں نہ پھٹ جائے۔ ان شوخ دیدہ نااہلوں پر۔ جو خدا کے نبی کے فیضان سے مردے سے زندہ ہوئے۔ اندھے تھے سوجاکھے بنے۔ اور اب یہ بکواس کرتے ہیں کہ مسیح موعود کا یہ قول خلاف قرآن ہے۔ بدبختو اگر تم قرآن مجید کے ایسے ہی عالم تھے تو مسیح موعود کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مسیح موعود خدا سے علم پاکر فرماتا ہے کہ دوسرے خلفاء کو یہ مرتبہ نہیں دیا گیا۔ وہ اس نام کے مستحق نہیں۔ ان میں وہ شرط موجود نہیں۔ اور پونچھ کا ایک گمنام جاہل اُٹھ کر کہتا ہے کہ یہ قول خلاف قرآن ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ +

۴- یہی بے ادب لکھتا ہے :-

زندگی بھر میں آپ کسی کو نبی نہیں بنا سکتے تو یہ کوئی عقل باور کر سکتی ہے کہ وفات کے ۱۳ سو سال بعد جاکر ایک غیر صحبت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ انسان (یعنی مسیح موعود علیہ السلام) اے بدبخت پھر تو نے ایک غیر صحبت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ کی بیعت ہی کیوں کی تھی؟ آپ کے فیض سے نبی بن گیا ہو؟ (المہدی ص۴۱)

۵- یہی گستاخ لکھتا ہے :-

خدا تعالےٰ ان (صحابہ) کی نسبت کہتا ہے کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ پس مسیح موعود کی نسبت بھی کوئی ایسا ہی سارٹیفکیٹ پیش کریں۔ وان لم تفعلوا ولن تفعلوا۔ یا اس سارٹیفکیٹ کو صحابہ پر چسپاں

لے۔ (صفحہ ۴۴) +

اے احسان فراموش! دیکھ فرشتے کس پر نفرین کر رہے ہیں یہ رضی اللہ عنہم کا سرٹیفکیٹ تو مسیح موعود کے خدام کو بھی مل چکا ہے تیری نظر میں ابھی مسیح موعود کو نہیں ملا۔ آپ کے الہامات ہی ایک بار پڑھ۔ مگر ایمان بھی ہو +

۶- یہی گستاخ صفحہ ۷۶ پر آپ کو فرضی مسیح قرار دیکر اس بہانہ سے ان الفاظ میں اپنے خبث باطن کا اظہار کرتا ہے :-

"واہ سبحان اللہ مسیح موعود ہو تو ایسا ہو کیا اسی فہم و ذکا کی بناء پر اس کی تعریفوں کے پل باندھے جاتے ہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں جس شخص کی پندرہ سال کی کارگذاری کا یہ عالم ہو اس کے بعد کی تواتر وحی کے صحیح مفہوم تک پہنچنے کے لئے کیا گارنٹی ہے کیا یہ ممکن نہیں کہ جس طرح ۱۵ سال تک خدا تعالیٰ کی وحی سے اسکے کچھ ہاتھ پلے نہ پڑا ہو اسی طرح اس تواتر وحی کو بھی نہ سمجھ سکا ہو +"

اب ناظرین غور فرمائیں کہ آیا ایسے الفاظ کسی احمدی کی زبان قلم سے نکل سکتے ہیں؟ اور کیا جو حضرت اقدس کو کم از کم مجدد مانتا ہو وہ بھی یہ الفاظ استعمال کر سکتا ہے۔ مرزا عبدالکریم نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے حق میں بہت سی گالیاں لکھی ہیں۔ اور مہاجرین قادیان کو بہت کوسا ہے مگر اب مسیح موعود کو بھی ملاحیاں سنانے لگے۔ خدا ان کو ہدایت دے۔ خیر وہ تو بہت دور ہے خود مولوی محمد علی صاحب کو کیا ہو گیا۔ بے غیرتی ایسی بڑھ گئی کہ اپنے رسالوں میں یہ الفاظ چھپے ہوئے پڑھتے ہیں جنہیں صریحاً مسیح موعود کی ہتک ہے اور پھر اپنے رفقاء کو منع نہیں کرتے +

غیر احمدی کے پیچھے نماز کا مسئلہ

احمدیوں کو حضرت امام علیہ السلام نے جو حکم دیا ہے۔ وہ ان الفاظ میں ہے "یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے لئے حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا **وہی** امام ہو جو تم میں سے ہو۔ (اربعین ص۲۸)" اس حکم الٰہی میں رخنہ ڈالنے اور جماعت کو صراط مستقیم سے ہٹانے کے لئے خواجہ صاحب نے لکھا ہے کہ متردد سے مراد تکذیب و تکفیر میں تردد رکھنے والا ہے نہ کہ صدق دعویٰ میں متردد۔ پس خاموش یا ناواقف یا غیر مکفر و غیر مکذب غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہے +

اقول وباللہ التوفیق۔ یہ بالکل غلط استدلال ہے جو خواجہ صاحب نے کیا۔ حضرت اقدس نے کسی قسم کے غیر احمدی کے پیچھے نماز کو جائز نہیں رکھا اور **تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو**" فرما کر بتا دیا کہ نہ مکفر کے پیچھے نماز جائز ہے نہ مکذب کے پیچھے نہ متردد کے پیچھے اور نہ خاموش و ناواقف کے پیچھے۔ کیونکہ امام وہی ہو سکتا ہے جو احمدیوں میں سے ہو۔ کیا ناواقف یا خاموش احمدی ہے؟ ہرگز نہیں کیا جو ابھی متردد ہے وہ احمدی ہے ہرگز نہیں پس نماز کسطرح جائز ہوئی جو معنے بینے کئے ہیں انکی تائید حضور کے دوسرے فتاوی سے بھی ہوتی ہے۔ مثلاً ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء خاں عجب خان صاحب نے دریافت کیا کہ جو اس سلسلہ سے اجنبی اور ناواقف ہیں انکے پیچھے نماز پڑھ لیں۔ فرمایا جہاں ایسی صورت ہو انکے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کر کے دیکھ لیا اگر تصدیق کریں تو انکے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ورنہ ہرگز نہیں اکیلے پڑھ لو۔ پھر حج کے موقعہ پر فرمایا۔ حج میں بھی آدمی یہ التزام کر سکتا ہے کہ اپنے جائے قیام پر نماز پڑھ لیوے۔ اور کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔ یہ فتاوی بتاتے ہیں کہ متردد کے جو معنے ہم کرتے ہیں وہی صحیح ہیں۔ پھر حقیقۃ الوحی میں آپنے فرمایا کہ نہ ماننے والے اور کافر کہنے والے ایک ہی قسم ہیں۔ اس سے بھی ثابت ہے کہ متردد اور ناواقف کہ وہ بھی **نہ ماننے والا ہے**۔ مکفرین کے زمرہ میں ہے پس کسی غیر احمدی کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں + (اکمل)

جہلم کے غیر مبائعین کی ایک غیر احمدی کے پیچھے نماز

سراج الاخبار جہلم مورخہ ۱۱ اکتوبر سے مفصلہ ذیل سطور احمدی احباب کی اطلاع کے لئے شائع کی جاتی ہیں ان کو پڑھ کر جسقدر اشکوں سے خونباری کیجائے بجا سمجھی جانی چاہیئے +

یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء بروز جمعہ میاں فضل الٰہی نومسلم پروفیسر پیغامی کالج لاہور معہ چند رفقاء میرے پاس آیا جنمیں سے ایک شخص مسمی قمرالدین چشمہ فروش جہلمی بھی تھا۔ اور ایک دن جمعہ سے پہلے میری اُن سے یہ بات ہوئی اور قمرالدین نے یہ کہا کہ ہمارے اور تمہارے مذہبی عقائد ملتے جلتے ہیں کوئی اختلاف نہیں۔ میں نے اُسکو کہا کہ آپ اپنے کسی اخبار یا اشتہار میں اپنے صحیح صحیح عقائد شائع کرا دیں۔ ہم موازنہ کر کے دیکھ لینگے کہ آیا آپکے عقائد ہمارے موافق ہیں تو پھر ہم آپکے ساتھ نماز اور جنازہ وغیرہ بھی بلکہ پڑھ لیا کرینگے اور اُس نے اقرار کیا کہ میں یہ بات کرا دونگا لیکن اُس نے ابھی تک شائع نہیں کیا سو ہم اپنے حنفی برادران کو مطلع کرتے ہیں کہ جبتک پیغامی پارٹی کے لوگ اپنے عقائد جو مرزا صاحب کے ساتھ رکھتے ہیں شائع نہ کرا دیں اور حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ آسمان پر نہ مان لیں تب تک ہمارے حنفی برادر اُنکے دھوکہ بے پیں (رفتہ رفتہ کر لینگے کیوں دھتکارتے ہو اپنے پرانے بھائیوں کو گلے لگا لو۔ فاروق) یہ بھی دھوکہ نہ لگے کہ ہم نے فضل الٰہی نومسلم کے پیچھے نماز جمعہ پڑھی ہے بلکہ سب لوگ حاضرین اسبات کے گواہ ہیں کہ میں نے

ہی نماز جمعہ کرائی ہے اور **پیغامی پارٹی جہلم نے بمعہ فضل الٰہی کے ہمارے پیچھے نماز پڑھی ہے**۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی کتب سے دعوے مسیحیت و مہدویت و نبوت خواہ کسی طرح ہو ثابت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان لیں اور حضرت مسیح موعود کو زندہ نہ مانیں تو پھر ہم سے ہمارے بھائی ہیں۔ اور ہم اُنکے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں اور مرزا صاحب کو صرف مولوی محمد علی صاحب قرار دیتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ یہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ پھر ہم اسکے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھیں اور ہم اگر یہ کہتے ہیں کہ حالانکہ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے اور مرزا صاحب کو مولوی محمد علی صاحب نے بھی مان لیا ہے اور ہم اگر یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور

نبوّت مسیح موعودؑ کا لاجواب ثبوت

(از حکیم محمد الدین صاحب گوجرانوالوی)

محدّث کی تعریف

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے محدّث کی ایک تعریف فرمائی ہے جو قابلِ غور ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ - قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیران یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منھم احدًا فعمر - حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوئے ہیں جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ مکالمہ کرتے تھے مگر وہ نبی نہ ہوتے تھے اگر کوئی میری امت میں ویسا کوئی ہے تو عمر ہے"۔ اس حدیث نبوی سے صاف ظاہر ہے کہ (محدّث) ایسے لوگ ہیں جنکو مکالمہ الٰہیہ تو ہوتا ہے لیکن وہ نبیوں کی جماعت سے الگ ہیں یعنے غیر نبی ہیں۔ ان کو جزوی نبی یا ناقص نبی کہا جا سکتا ہے جیسا کہ حضرت اقدس جناب مسیح موعودؑ نے اپنی کتب میں اُن کو جزوی یا ناقص نبی کرکے پکارا ہے لیکن ادھر جب صحیح مسلم والی حدیث کیطرف دیکھا جاتا ہے تو وہاں مسیح موعودؑ کو صاف لفظوں میں نبی اللہ لکھا ہے۔ جائے غور ہے۔ جب خود ہی جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے محدّثوں کو غیر ان یکونوا انبیاء یعنے غیر نبی فرمایا ہے تو پھر کس طرح خود ہی نبی اللہ کہدیا۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے نزدیک مسیح موعود فی الحقیقت نبی اللہ تھا نہ کہ محدّث جسکو صریح لفظوں میں آپ غیر نبی فرما چکے ہیں +

ازالہ اعتراض

اگر اس جگہ کوئی یہ اعتراض کرے کہ خود حضرت اقدس نے اس صحیح مسلم والی حدیث سے محدّث مُراد لیا ہے تو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ اُسی کو حضور نے پھر اجتہادی غلطی بیان فرما کر بوحی الٰہی درست بھی فرما دیا۔ اور وہ اس طرح ہے کہ پہلی اُمتوں مثلاً موسیٰ علیہ السلام کی امت میں بھی محدث گذرے اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں بھی محدث گذرے ہیں لیکن قرآن کریم میں حضرت نبی کریم صلعم کو **خاتم النبیین** کی ایک ایسی خصوصیت عطا فرمائی گئی ہے جو موسیٰ علیہ السلام وغیرہ انبیاء کو عطا نہیں ہوئی تو اگر **خاتم النبیین** کے معنوں میں تدبر اور غور کیا جاوے تو مسئلہ بالکل صاف ہو جاتا ہے +

خاتم النبیین کی حقیقت

خاتم النبیین یعنے خاتم الانبیاء کی تشریح حضرت اقدسؑ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۷ و ۲۸ میں بہت لطیف فرمائی ہے نہایت قابل غور ہے۔ فرماتے ہیں "وہ خاتم الانبیاء ہے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اُس سے کوئی رُوحانی فیض نہیں ملیگا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجُز اُسکی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اُسکی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجُز اُس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جسکی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جسکے لئے اُمتی ہونا بھی لازمی ہے۔ حضور والا کے خاتم الانبیاء کے ان معنوں کو بہت لوگوں نے نہیں سمجھا۔ آپ نے خاتم الانبیاء کے معانی کو وسیع کرکے اس کو دو حصوں پر منقسم فرمایا ہے۔ (حصہ اوّل) "وہ صاحب خاتم ہے بجُز اُسکی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اُسکی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا"۔ حضور علیہ السلام نے اس حصہ میں خاتم الانبیاء کے معنوں میں امت کے محدّثوں کے گروہ کی طرف اشارہ کرکے یہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ صاف اور پاک الہام یعنے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ بجُز متابعت اور پیروی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قیامت تک حاصل نہ ہوگا۔ اور اس حصہ معانی میں محمد ثیت کے فیضان کیطرف اشارہ فرمایا ہے۔ جس کے ماتحت اس اُمتِ محمدیہ میں کثیر التعداد محدّثین ہوئے اور آئندہ بھی ہونگے انشاء اللہ

اس اوّل الذکر حوالہ پر حقیقۃ الوحی میں جو حاشیہ ہے وہ ان دو حصوں کی اور بھی توضیح کر دیتا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں "لیکن اس اُمت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے (یعنے محدّث) اور ایک وہ نبی جو اُمتی بھی ہے اور نبی بھی لیکن (دوسرا حصہ) اور بجُز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جسکی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جسکے لئے اُمتی ہونا بھی لازمی ہے"۔ اس حصہ معانی کا یہ مطلب ہے کہ اس نبی کی متابعت میں ایک خاص اور نرالا یہ اثر ہے کہ اس کے اُمتی کو مقام نبوت حاصل ہو سکتا ہے (جیسا کہ مجھ کو حاصل ہو گیا ہے) جو موسیٰ علیہ السلام کی امت کے لئے ناممکن اور محال تھا۔ کیونکہ ان کو خاتم الانبیاء کی عزت سے ممتاز نہیں کیا گیا یعنے انکے تبع صرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو کر محدّث ہو سکتے تھے۔ اور ہماری سرکار سے محدّثوں سے بڑھ کر مقام نبوت عطا ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ "ہمارا نبی اس درجہ کا نبی ہے کہ اس اُمت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ اُمتی ہے (براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۸۴) انہی دونوں حصوں کیطرف حضرت اقدس نے مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶ میں اشارہ فرمایا ہے جہاں فرمایا ہے کہ "ونومن بانہ خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ الا الذی ربی من فیضہ واظہرہ وعدہ وللہ مکالمات و مخاطبات مع اولیائہ فی ھذہ الامۃ" یعنے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس نبی کے جس نے آپ کے فیضان سے تربیت پائی اور آپ کے وعدہ اور پیشگوئی کے مطابق ظاہر ہوا (حقیقۃ الوحی والے حوالہ میں جو حصہ مقدم ہے وہ اس مواہب الرحمٰن والے حوالہ میں موخر ہے اور علیٰ ہذا القیاس پہلے حوالہ میں جو حصہ موخر ہے وہ اس دوسرے حوالہ میں عبارت میں مقدم واقع ہوا ہے) بعض لوگ اس جملہ سے کہ "ایسی نبوت مل سکتی ہے جسکے لئے اُمتی ہونا لازمی ہے"۔ یا "ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی ہوں"۔ بہت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور اس سے یہ نکالتے ہیں کہ اسی سے نبوت جزوی یا نبوت ناقصہ ثابت ہو جاتی ہے۔ ان کے نزدیک پہلو بمعنے حصہ ہے جو کہ بالکل غلط ہے وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ حضرت اقدس نے خاتم الانبیاء کے معنوں کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا ہے جب دونوں حصوں کا مفہوم ایک ہی ہے تو دو حصے کس لئے بنائے گئے پھر اس کے معنے تو بالکل صاف تھے یعنے اگر تم مجھ کو امتی ہونیکے لحاظ سے دیکھو تو میں جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کا ایک کامل فرد ہوں اور اگر نبی ہونے کے لحاظ سے دیکھو تو منہاج نبوت پر پرکھ لو وہ سب امور مجھ میں بدرجہ اتم موجود ہیں جو ایک نبی کو من حیث نبوت لازمی اور ضروری ہیں۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے۔ فلا یظہر علیٰ غیبہ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنے خدا تعالےٰ اپنے غیب پر پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجُز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جسقدر خدا تعالےٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جسقدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آجتک بجُز میرے یہ نعمت عطا نہیں کیگئی اگر کوئی مُنکر ہو تو بار ثبوت اسکی گردن پر ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ

بہرحال ایسے معنے کرو جس سے قرآن کریم کی آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر زد نہ آوے اور اگر غیر مبائع حضرات غیر احمدیوں والے معنے ہی کرنا چاہتے ہیں اور حضرت اقدس کے ان معانی کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ تو اس ضد کا علاج اللہ تعالیٰ ہی کریگا۔ مگر دیکھنا ایک اور آیت قرآن مجید بھی ہاتھ سے جاتی ہے وہ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم ہے جس کے متعلق حضرت اقدس نے یہ کہے ہیں "یہ آیت آخری زمانہ میں ایک ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے - ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونیوالے تھے - (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷) اور ایسا ہی اور بہت سی آیات سے بے پروائی کرنی پڑے گی جو کہ مومن کی شان سے بعید ہے جیسے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا الخ حضرت اقدس کا مشہور الہام ہے - میں نے لفظ نذیر کو قرآن کریم میں تلاش کیا - قریباً پچیس بار نذیر کا لفظ قرآن کریم میں آیا ہے - ان میں سے چودہ دفعہ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے استعمال ہوا ہے اور تین دفعہ حضرت نوح علیہ السلام کے واسطے اور باقی آٹھ دفعہ عام طور پر انبیاء کے ہی معنوں میں استعمال کیا گیا ہے - قرآن کریم میں یہ لفظ غیر نبی پر ہرگز نہیں بولا گیا - ایک مومن جس میں خشیت اللہ ہو اس کیلئے تو یہ خصوصیت لفظ نذیر کی ہی نذیر کا کام دیجاتی ہے (باقی بقیہ مضمون صفحہ ۳ کالم اول پر)

بقیہ مضمون صفحہ ۲ کالم اول

احسن المناظرین مولینا مکرمنا سید محمد احسن صاحب سلمہ اپنے وطن مالوف امروہہ میں ہیں اور پہلے سے صحت اچھی ہے - احباب آپکی سلامتی و صحت و درازی عمر کی دعا کریں آپ باوجود علالت بھی تبلیغ میں سرگرمی سے مصروف ہیں چنانچہ آپکے ذیل کے خط سے جو آپ نے بھیجا ہی ظاہر ہے - وھو ہذا - "اس بیماری میں جس میں خاکسار مبتلا ہو گیا ہے بعض مخالف جو خبیث الباطن ہیں بہت خوش ہوئے ہیں اسی مصلحت سے میں نے بھی مناسب سمجھا کہ بڑے زور شور سے تبلیغ کی جائے اور مرض ہی میں یہ آواز بلند دلائل قاہرہ اور براہین باہرہ سے اُن کو ایسا ساکت کیا گیا کہ مجھکو تو فالج ہی تھا لیکن مخالفین پر مرض سکتہ واقع ہو کر سکوت ہو گئے"

حضرت نواب صاحب مالیر کوٹلہ میں ہیں جلسہ سالانہ تک واپس دارالامان میں تشریف لے آئیں گے مکرمی حافظ روشن علی صاحب بھی نواب صاحب کے ہمراہ ہیں -

رحمتی فی اللہ مفتی محمد صادق مدراس میں اپنی خدمات باحسن طریق انجام دے رہے ہیں - احباب اُنکی بخیریت و کامیاب واپسی کی دعا فرمائیں -

۴ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس نذیر والے الہام کو نقل کر کے اسکی تفسیر ان الفاظ میں فرماتے ہیں: -

"ظاہر ہے کہ نذیر کا لفظ اسی مرسل کے لئے خدا تعالےٰ استعمال کرتا ہے جسکی تائید میں یہ مقدر ہوتا ہے کہ اسکے منکروں پر کوئی عذاب نازل ہوگا کیونکہ نذیر ڈرانیوالے کو کہتے ہیں اور وہی **نبی** ڈرانیوالا کہلاتا ہے جسکے وقت میں کوئی عذاب نازل ہونا مقدر ہوتا ہے ..... پس خدا تعالےٰ نے اپنی سنت کیموافق ایک **نبی** کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا اور جب وہ **نبی** مبعوث ہو گیا اور اس قوم کو ہزارہا اشتہاروں اور رسالوں سے دعوت کی گئی تب وہ وقت آگیا کہ اُن کو اپنے جرائم کی سزا دی جائے"

تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۲

بقیہ ڈائری صفحہ ۲ کالم ۳

فرمایا میں نے فیصلہ کی آسان راہ بتائی تھی کہ وہ مجھے کافر تو کہہ ہی چکے ہیں اور کافر سے مباہلہ جائز ہے - میں نے اُن کو لکھا کہ آؤ ہم تم خدا کے آگے مباہلہ سے فیصلہ کر لیتے ہیں جو صادق ہوگا اسکی وہ مدد و نصرت کریگا - مگر اس کے جواب میں وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو اُنکے اندرونہ کی حالت کو ظاہر کر دیتی ہیں - کہتے ہیں کہ تمہاری لعنت سی کیا بنتا ہی جن لوگوں پر خدا نے لعنت کی وہ سب موجود ہیں انکا کچھ نہ بگڑا - کتنا افسوس کا مقام ہے کہ ایسی گستاخی کا کلمہ ایک مدعی صداقت کے منہ سی نکلتا ہے - حالانکہ مباہلہ میں اور عام لعنت میں ایک فرق بیّن ہے - قرآن مجید کو پڑھنے والے جانتے ہیں کہ خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ نصاریٰ نجران کو مباہلہ کے لئے بلاؤ اور کہو نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ - اگر لعنت مباہلہ والی وہی لعنت تھی جو خدا تعالےٰ دوسرے مقام میں عام طور پر لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ میں فرما چکا تھا تو پھر یہاں مباہلہ میں اُس کے امر سے کیا فائدہ تھا - ضرور ہے کہ یہ لعنت ایسی نہیں کہ جو دنیا میں کھلے کھلے طور پر مخالفین پر نازل نہ ہو جائے - وہ آزما کر دیکھ تو لیں کہ اس لعنت کا کچھ نتیجہ ہوتا ہے یا نہیں -

فرمایا - یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ہمارے مال جان آبرو کا نقصان بھی ہو جائے تب بھی ہماری صداقت ظاہر ہوگی کیونکہ مومن کیلئے لکھا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ الآیہ - کیا یہ عبرتناک بات نہیں کہ یہی بات ثناء اللہ کہتا تھا کہ اگر میں طاعون یا ہیضہ سے مر جاؤں تو میرے شہید ہونے کی دلیل ہوگی اور میری صداقت کا نشان کیونکہ احادیث میں آیا ہے کہ ایسی موت شہادت کی موت ہوتی ہے - اب انکی باتوں اور ثناء اللہ کی باتوں میں کیا فرق ہے ؟ آج یہ وہی باتیں بطور حجت و برہان پیش کرتے ہیں جن کی ایک وقت وہ خود تردید کیا کرتے تھے -

فرمایا - خواجہ صاحب نے سیالکوٹ میں لوگوں کو ہمارے خلاف بہت برانگیختہ کیا اور غیر احمدیوں والی خدمات اپنی ذمہ لے لیں - بعض دوستوں کے خطوط آئی ہیں کہ غیر احمدی جو پہلے خندہ پیشانی سے ملا کرتے تھے اب ہم سے مخاطب بھی نہیں ہوتے - فرمایا - یہ بات تو ہمارے لئے مفید ہے اب وہ گرم ہو گئے ہیں - حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جب لوہا گرم ہو جائے تو اُسپر خوب چوٹ لگتی ہے اسیطرح اہالیان سیالکوٹ اگر اب گرم ہو گئی ہیں تو انشاء اللہ جلد حق کو قبول کر لیں گے -

اخبار عالم

— پونا کی خبر دنسے پایا جاتا ہی کہ تیئیس ڈاکوؤں کے ایک گروہ پر جن میں زیادہ تر بھیل ٹھاکر اور کولی اقوام کے لوگ شامل ہیں زیر دفعہ ۴۰۱ تعزیرات ہند ایک جتھہ میں مرتب ہو کر ڈاکہ ڈالنے کے الزام پر مقدمہ چلایا گیا ہے -

شملہ ۲۶ - اکتوبر - آجکل شمالی ہند یعنے پنجاب میں گندم کا نرخ بہت بڑھ گیا ہے اور قیمت فی روپیہ ۸ سیر ہو گئی ہے لیکن ممالک متحدہ و آگرہ و اودھ میں ۹½ سیر فی روپیہ کے حساب سے فروخت ہو رہی ہے -

لنڈن ۲۶ راکتوبر - فرانس کے ایک ہوائی تار سی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ فرانسیسی سپاہ نے بلغاریوں کو سیڑو میزا کے قریب ۲۱ - اکتوبر کو بمقام ابرو واشکست دی -

نووی دریما کے ایک جنگی نامہ نگار نے ڈونسک میں ۴۰ سے ۵۰ ہزار جرمنوں کے نقصان کا اندازہ لگایا ہے -

رومہ میں اطلاع پہنچی ہے کہ اتحادیوں نے سالونیکا ایڈریانوپل ریلوے کا سلسلہ منقطع کرنے کی غرض سے کل دیدی غاچ میں فوج اتارنی شروع کر دی ہے -

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میر قاسم علی پروپرائٹر پبلشر کے لئے چھپکر شایع ہوا